عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ ۵ جلد ۶/۳۹

اگست 2002ء

جمادی الاول ۱۴۲۳ھ

# لولاک

## قادیانیت کے سدباب کی ضرورت

## تاریخ اسلام کا ایک حیرت انگیز واقعہ

## مسئلہ ختم نبوت اور سلف صالحین

## قادیانیت سے نفرت کی ضرورت

## دو فارم سے ختم نبوت کے حلف نامہ کی منسوخی اور بحالی کی سرگزشت

## پیر مہر علی شاہ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے مناظرہ لاہور کی روئیداد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

# لولاک

ملتان

شمارہ نمبر 5 جلد نمبر ۳۹/۶ قیمت فی شمارہ ۱۰ روپے

سالانہ ــــ ۱۰۰ روپے بیرون ملک ــــ ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

بانی

مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ: حضرۃ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرۃ مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر: حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ○ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ ○ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ ○ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ

شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ ○ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

مولانا بشیر احمد ○ حافظ محمد ثاقب

مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا خدا بخش شجاع آبادی

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ○ حافظ محمد یوسف عثمانی

مولانا احمد بخش ○ مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن

مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین

مولانا محمد اسحاق ساقی ○ مولانا غلام مصطفےٰ

مولانا فقیر اللہ اختر ○ مولانا محمد طیب فاروقی

مولانا قاضی احسان احمد مولانا محمد قاسم رحمانی چوہدری محمد اقبال

رابطہ، دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان

فون - ۵۱۴۱۲۲ فیکس - ۵۴۲۲۷۷

ناشر، صاحبزادہ طارق محمود، مطبع تشکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت، جامع مسجد ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم!!


| | | |
|---|---|---|
| قادیانیت کے سدباب کی ضرورت | اداریہ | 3 |
| قانون توہین رسالت کے نفاذ کی ضرورت | ادارہ | 5 |


## مقالات ومضامین


| | | |
|---|---|---|
| ووٹر فارم سے ختم نبوت کے حلف نامہ کی منسوخی اور بحالی کی سرگذشت | مولانا اللہ وسایا | 7 |
| بکھرے موتی | مولانا اللہ وسایا | 10 |
| تاریخ اسلام کا ایک حیرت انگیز واقعہ | مولانا محب الحق | 17 |
| عالم برزخ اور ارشادات رسول | مولانا عبداللطیف مسعود | 22 |


## ردقادیانیت


| | | |
|---|---|---|
| مسئلہ ختم نبوت اور سلف صالحین | حضرت مولانا محمد نافع | 31 |
| شناخت مجدد | پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ | 42 |
| حق نما | ادارہ | 54 |
| جماعتی سرگرمیاں! | ادارہ | 62 |

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

# قادیانیت کے سدباب کی ضرورت!!!

موجودہ دور میں یوں تو پوری دنیا کے مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں۔ مگر پاک وہند، فلسطین اور افغانستان کے مسلمان بطور خاص تاریخ کے بدترین مظالم کے دور سے گزر رہے ہیں۔ اس افراتفری میں جہاں پاکستان کی ایک طرف افغانستان کی طویل ترین سرحد مخدوش ہے وہاں موجودہ کرزئی حکومت اور شمالی اتحاد پاکستان کو کسی طور پر اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ دوسری طرف انڈیا بہادر کی فوجوں کا نہایت زوردار اجتماع ہے اور تیسری طرف ہمارے حکمران امریکہ دوستی میں اتنا آگے کو جاچکے ہیں کہ خاکم بدہن اب امریکی ایجنسیاں ہی نہیں بلکہ خود امریکہ ہمارے معاملات میں دخیل ہو چکا ہے۔ القاعدہ اور طالبان کے نام سے دینی اور مذہبی حلقوں کو ہراساں کیا جارہا ہے۔ ان حالات میں جبکہ حکومت اپنے مسائل میں گھری ہوئی ہے اور عوام اپنی پریشانیوں سے دوچار ہیں پاکستان بھر کے تمام سیاسی دینی اور مذہبی حلقے پریشان ہیں اور اپنے طور پر ملک وملت کی ناؤ کو پار لگانے کی فکر میں ہیں۔ مسلمانوں کے اس کرب واضطراب کو اور پریشانی کے دور سے جہاں یہود ونصاریٰ خوش ہوں گے اس سے کہیں زیادہ ہمارے ملک کے منافقین اور غلام احمد قادیانی کی ذریت خوش ہے۔ قادیانی پاکستان کا کھاتے ہیں مگر ان کے دل اسرائیل کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ چنانچہ اب جب پاکستان، فلسطین، افغانستان اور کشمیر کے مسلمان ستم رسیدہ ہیں اور پاکستان سمیت پوری دنیا میں افراتفری کا دور ہے قادیانی گھرانوں میں گھی کے چراغ جل رہے ہیں اور مسلمانوں کی اس پریشانی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے اپنی سازشوں اور ارتدادی سرگرمیوں کو ملک وبیرون ملک تیز تر کردیا ہے۔ چنانچہ جو قادیانی جس عہدہ پر براجمان ہے اس نے وہاں مسلمانوں کی ناک میں دم کررکھا ہے۔ آئے دن جگہ جگہ سے قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور شرارتوں کی شکائتیں موصول ہورہی ہیں۔ چنانچہ کھلے عام مسلمانوں پر قادیانیت کی تبلیغ کرنا، مسلمانوں کو ٹارچر کرنا، ذہنی اور قلبی اذیتوں میں مبتلا کرنا اور اپنے عہدہ سے ناجائز

فائدہ اٹھا کر اپنے ماتحت مسلمانوں کے لئے مشکلات پیدا کرنا اور دور دراز کے علاقوں سے لا کر قادیانیوں کو ایک دفتر میں جمع کرنا اور پھر ان کی سرپرستی کرنا مسلمانوں کے لئے ایسے حالات پیدا کرنا کہ کسی طرح خود ہی نوکری چھوڑ دیں۔ حتی کہ اب تو وہ کھلے عام مسلمانوں کے شعائر کی توہین مثلاً داڑھی وغیرہ کا مذاق اڑانا ان کا روز کا معمول بن چکا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مسلمان افسران اور دین دار سرکاری ملازمین اس فتنہ کی سرکوبی کی طرف توجہ کریں اور اس کے سدباب کی کوشش کریں۔ اسی طرح حضرات علماء کرام اور پاکستان بھر کے خطباء سے درخواست ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں تردید قادیانیت کی طرف خصوصی توجہ دیں اور مسلمانوں کو اس سنگین صورت حال سے آگاہ کریں اور اس بدترین فتنہ کی سرکوبی کی تربیت دیں۔ اس کی بہترین صورت یہ ہے کہ کم از کم ایک جمعہ خوب بھرپور تیاری کے ساتھ فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں لگائیں۔ یہی ہمارے حضرت اقدس خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کا حضرات آئمہ و خطباء کے نام پیغام ہے۔ چنانچہ حضرت لکھتے ہیں:

## پیغام

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ'

حضرات آپ سے زیادہ کون جانتا ہے کہ موجودہ پرفتن دور میں عریانی اور فحاشی کے مکروہ پھیلاؤ میں مسلمانوں کو پھنسانے کے بعد بلکہ سرے سے ہی ان کو اسلام سے برگشتہ اور دور کرنے کے لئے ملت کفر متحد ہو چکی ہے۔ خصوصاً قادیانی جو اس دور کا سب سے مہلک اور مہیب فتنہ ہے مسلمانوں کو ہر جگہ مرتد بنانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ ایسے حالات میں ملت اسلامیہ کے ہر فرد اور خصوصاً علماء کرام پر یہ فریضہ عائد ہو جاتا ہے کہ وہ مہینے میں ایک خطبہ میں مسلمانوں کو قادیانیوں کے مکروہ عزائم اور عقائد اور عقیدہ ختم نبوت پر مضبوط دلائل سے ان کی ذہن سازی کریں تاکہ سادہ لوگ اور بے خبر مسلمان ان کی ارتدادی چالوں سے محفوظ رہ سکیں۔ میں پرامید ہوں کہ آپ اپنی مذہبی اور منصبی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے تساہل اور غفلت سے اس مسئلہ کو نظر انداز نہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو جہانوں میں آپ کو سرخرو فرمائے گا۔

الداعی الخیر

فقیر خان محمد عفی عنہ

# قانون توہین رسالت کے نفاذ کی ضرورت

اخباری اطلاعات کے مطابق توہین قرآن اور توہین رسالت کے بار بار ارتکاب کرنے والے شخص کو سنگسار کر کے قتل کر دیا گیا۔ ملزم بار بار اس گھناؤنے جرم کا ارتکاب کر چکا تھا۔ متعدد بار اسے پولیس کے حوالے کیا گیا لیکن جب پولیس اور انتظامیہ نے اپنی ذمہ داری پوری نہ کی تو مشتعل مسلمانوں نے اسے سرعام سنگسار کر کے کیفر کردار تک پہنچادیا۔ تفصیلات ملاحظہ ہوں:

فیصل آباد (این این آئی) فیصل آباد کے نواحی گاؤں میں رسالت اور قرآن پاک کی بار بار توہین کرنے پر مشتعل لوگوں نے ملزم کو سنگسار کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق چک نمبر103 ج ب برنالہ کے رہائشی 35 سالہ زاہد نے تین سال قبل قرآن پاک کی بے حرمتی کی جس پر گاؤں والوں نے اسے حوالہ پولیس کر دیا۔ دوران سماعت عدالت نے ملزم کو ذہنی معذوری کا سرٹیفکیٹ پیش کئے جانے پر اسے رہا کر دیا۔ تقریباً آٹھ ماہ پہلے رہائی پا کر وہ واپس گاؤں آگیا۔ لیکن اپنی مذموم حرکات سے باز نہ آیا جس پر گاؤں والوں نے اسے گاؤں سے نکال دیا اور وہ گاؤں کے باہر پولیس چوکی کے قریب رہنے لگا جبکہ اس کے بیوی بچوں نے بھی اس کے ساتھ قطع تعلق کر لیا۔ چند روز پہلے اس نے دوبارہ قرآن پاک کی بے حرمتی کی اور مساجد میں جا کر اعلان کرنے لگا کہ اذان میں حضور نبی کریم ﷺ کی بجائے اس کا نام لیا جائے۔ گاؤں والوں نے اس معاملہ کو حل کرنے کے لئے مختلف برادریوں کے زعماء اور منتخب کونسلروں پر مشتمل کمیٹی بنائی جبکہ زاہد کا بھائی اسے اپنے ساتھ فیصل آباد لے گیا۔ گزشتہ روز وہ دوبارہ گاؤں واپس آگیا اور قرآن پاک میں جہاں جہاں نبی اکرم ﷺ کا اسم گرامی درج تھا اسے کاٹ کر اپنا نام لکھ دیا۔ گاؤں والوں نے کمیٹی کا اجلاس طلب کر لیا۔ نماز عشاء کے بعد کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بعض ارکان کی طرف سے اسے حوالہ پولیس کرنے کی رائے دینے پر لوگ مشتعل ہو گئے اور اڑھائی تین سو افراد کے ہجوم نے اسے گھر سے نکال کر سنگسار کر دیا۔ سنگساری کا یہ سلسلہ تقریباً دو گھنٹے جاری رہا۔ وقوعہ کی اطلاع ملتے ہی چوکی انچارج برنالہ فیاض ڈوگر ایس ایچ او جھمرہ سیف اللہ بھٹی اور پولیس کے اعلیٰ حکام موقع پر پہنچ گئے اور لاش کو جھمرہ لے گئے۔ جہاں پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ متوفی کے رشتہ داروں کے مدعی بننے سے انکار کی وجہ سے پولیس نے پرچہ درج نہیں کیا۔ تاہم وقوعہ کی رپورٹ درج کر لی گئی ہے۔ (روزنامہ اسلام کراچی 6 جولائی 2002ء)

اسلام نے ہر چھوٹے بڑے' امیر غریب' حاکم و محکوم' آجر و اجیر' مرد و عورت' آزاد و غلام' ماں باپ' اولاد'

بہن بھائی، بیوی بچوں، استاد شاگرد، پیر و مرید اور مقدس شخصیات کے علاوہ اللہ اور اس کے رسول کے حقوق و فرائض بیان فرما کر مسلمانوں کو اس سے آگاہ کر دیا اور جرم و سزا کے فلسفہ کے تحت اس کی تفصیلات بھی بتلا دیں کہ کن حقوق و فرائض کی ادائیگی لازمی ہے اور کون سے ایسے حقوق ہیں جو اخلاقیات کے دائرے میں آتے ہیں۔ پھر اس کی بھی تعیین فرمادی کہ کن کن جرائم پر کیا کیا سزا دی جائے گی۔ چنانچہ حدود و قصاص اور تعزیرات کی تفصیلات بیان فرما کر نہایت خیر خواہی سے مسلمانوں کو ایسے تمام جرائم سے باز رہنے کی تلقین کی گئی جن سے ان کی جان یا ایمان جانے کا اندیشہ تھا۔ اس پر قرآن کریم میں فرمایا گیا: " ولکم فی القصاص حیاة یاولی الباب. "

ترجمہ :...... "اور تمہارے لئے قانون قصاص میں زندگی ہے اے عقل والو۔" یعنی جس شخص کو اس کا احساس ہوگا کہ کسی کی ناحق جان لینے سے میں بھی اس کے بدلہ میں قتل کیا جاؤں گا تو کون ایسا احمق ہوگا جو کسی کی جان کے درپے ہوگا۔ ظاہر ہے اپنی جان جانے کے ڈر سے کوئی کسی کو قتل نہیں کرے گا۔ اس طرح ہر ایک جان محفوظ رہے گی یہی ہے وہ حیات جو قصاص کے قانون میں مضمر ہے۔ اس طرح ارتداد کی سزا اور توہین رسالت کی سزا کو بیان فرما کر بھی تمام لوگوں کو ایک تحفظ دیا گیا ہے کہ ایسے گھناؤنے جرم کا ارتکاب نہ کیا جائے ورنہ تمہاری جان جانے کا اندیشہ ہے۔

امت جب تک اس جامع نظام الٰہی پر کاربند رہی جرم و سزا کے واقعات نہ ہونے کے برابر تھے۔ خال خال کہیں کوئی جرم ہوگا لیکن احساس ندامت مجرم کو سکون و چین نہ لینے دیتا۔ یہاں تک وہ اپنے آپ کو سزا کے لئے پیش کر کے پاک نہ کر لیتا۔ لیکن جب سے ہم نے اس نظام شریعت کو چھوڑ دیا اور مغرب کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگے اور اپنے فیصلے قرآن و سنت اور شریعت کی بجائے اغیار کے وضع کردہ قوانین کی روشنی میں کرنے لگے اور اسلامی نظام عدل کو غیر عادلانہ بلکہ نعوذباللہ ظالمانہ سمجھنے لگے، ہماری عدالتوں نے انصاف کو ترک کر دیا، انتظامیہ کے ہر محکمے میں رشوت و بے جا سفارشوں نے لے لی، مجرموں کو تحفظ ملنے لگا تو جرائم کی شرح بڑھ گئی۔ مجرم جری ہو گئے۔ شریف شہریوں کی جان و مال اور عزت و آبرو غیر محفوظ ہو گئی اور قرآن، شعائر اسلامی اور مقدس شخصیات کی عزت و ناموس پر حملے کئے جانے لگے اور کھلے عام اسلام کا مذاق اڑایا جانے لگا جس کی جو مرضی آئی اس نے اٹھ کر نبوت و رسالت حتیٰ کہ خدائی تک کے دعوے کئے مگر ان سے باز پرس کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ عدالتوں اور وکیلوں نے مجرموں کا تحفظ کیا تو مسلمان مجبوراً ایسے باغیوں کو خود اپنی مدد آپ کے تحت ٹھکانے لگانے کی راہ پر چل نکلے۔ ہمارے خیال میں قانون توہین رسالت اگر شروع سے نافذ ہوتا اور اس پر عمل کیا جاتا تو یہ صورت حال کبھی پیش نہ آتی۔ اب بھی وقت ہے کہ قانون توہین رسالت کو فوری طور پر نافذ کیا جائے اور ایسے دو چار بدکرداروں کو کیفر کردار تک پہنچانے سے انشاء اللہ اس روش کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس میں ملک و قوم اور مسلمانوں کی خیر خواہی ہے۔

فتنہ نمبر ۲

مولانا اللہ وسایا

# ووٹر فارم سے ختم نبوت کے حلف نامہ کی منسوخی اور بحالی کی سرگذشت

## جمعیت علماء اسلام کا اجلاس

کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ ۵ / ۶ مئی کو شب وروز جامعہ مدنیہ لاہور میں منعقد ہوا۔ ایجنڈا کے مطابق دوسرے روز ۶ مئی کو ووٹر فارم سے ختم نبوت کے حلف نامہ کے حذف کرنے کے حکومتی عمل پر غور وفکر کیا گیا۔ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن اور پنجاب جمعیت کے امیر یادگار اسلاف حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب نے تفصیلات سے اراکین شوریٰ کو آگاہ فرمایا اور جمعیت علماء اسلام نے فیصلہ کیا کہ آل پارٹیز ختم نبوت کنونشن لاہور میں ۲۸ مئی کو جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقد کیا جائے۔ آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت، متحدہ مجلس عمل میں شامل تمام جماعتوں اور دیگر سیاسی ومذہبی شخصیات اور جماعتوں کو اس میں مدعو کیا جائے۔ تاکہ ختم نبوت کے متفقہ دینی اہم عنوان پر ملک بھر کی ایک رائے اور متفقہ موقف پیش کیا جائے۔ فیصلہ ہوا کہ تمام جماعتوں کے مرکزی قائدین کو قائد جمعیت ہی دعوت دیں۔ ان کی طرف سے دعوت نامہ شائع کیا جائے۔ نیز یہ کہ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل حضرت مولانا عبدالغفور حیدری اور جمعیت علماء اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری حضرت حافظ حسین احمد صاحب ہر دو حضرات اس کے انتظامات کے لئے دعوت ناموں کی ترسیل اور رابطہ کے لئے لاہور میں ۲۸ مئی تک موجود رہیں اگر ایک بزرگ باہر جائیں تو دوسرے لاہور میں ضرور موجود ہوں۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات حضرت مولانا ریاض احمد درانی اور لاہور جمعیت کے رہنما حضرت مولانا محب النبی حضرت مولانا قاری نذیر احمد اور دوسرے حضرات معاونت کریں۔

چنانچہ اگلے روز ۷ مئی کو قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے دس بجے صبح پریس کانفرنس کے ذریعہ جمعیت کے شوریٰ کے اجلاس کے فیصلوں کا اعلان کرنا تھا۔ چنانچہ ۷ مئی کو جناب ریاض درانی صاحب کے دولت کدہ پر خصوصی اجلاس ختم نبوت کنونشن کے انتظامات کے جائزہ کے لئے ۹ بجے صبح حضرت مولانا عبدالغفور حیدری

صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان، فقیر راقم الحروف اور حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت کے رہنما حضرت مولانا قاری نذیر احمد اور دوسرے حضرات نے شرکت کی۔ حضرت حیدری صاحب مدظلہ نے فقیر سے حکم فرمایا کہ آپ آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شامل جماعتوں کے نام دیں۔ فقیر نے فہرست پیش کی :

نمبر۱...... جمعیت علماء اسلام (ف)۔ نمبر۲...... جمعیت علماء اسلام (س)۔ نمبر۳...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ نمبر۴...... جمعیت علماء پاکستان (نورانی میاں گروپ)۔ نمبر۵...... جمعیت علماء پاکستان (انجینئر گروپ)۔ نمبر۶...... جمعیت علماء پاکستان (صاحبزادہ گروپ)۔ نمبر۷...... جماعت اسلامی۔ نمبر۸...... جمعیت اہل حدیث (پروفیسر ساجد میر)۔ نمبر۸...... جمعیت اہل حدیث (لکھوی صاحب)۔ نمبر۹...... شیعہ حضرات۔ نمبر۱۰...... مجلس احرار اسلام (پیر مہیمن گروپ)۔ نمبر۱۱...... مجلس احرار اسلام (پیر مومن گروپ)۔ نمبر۱۲...... منہاج القرآن۔ نمبر۱۳...... تنظیم اسلامی۔ نمبر۱۴...... اشاعۃ التوحید۔ نمبر۱۵...... شریعت کونسل۔ نمبر۱۶...... انٹرنیشنل ختم نبوت۔ نمبر۱۷...... پاسبان ختم نبوت۔ نمبر۱۹...... تنظیم اہل سنت۔ نمبر۲۰...... مجلس علماء اہل سنت (اور دیگر حضرات و ادارے)

مخدوم محترم حیدری صاحب نے فہرست ملاحظہ فرمائی۔ محترم حضرت درانی صاحب اور حضرت قاری نذیر احمد صاحب سے فرمایا کہ دعوت نامہ چھپوانے کا اہتمام کریں اور راقم سے حکم فرمایا کہ آپ آج سے ۷ مئی سے ۲۸ مئی تک مسلسل نہ صرف رابطہ میں رہیں بلکہ کوشش کریں کہ لاہور رہیں تاکہ روز بروز تازہ صورت حال پر مشاورت ہوتی رہے۔ کانفرنس کی جگہ کے لئے فیصلہ ہوا کہ فلیٹیز ہوٹل بصورت دیگر پریس کلب میں منعقد کی جائے یہ کہ تمام تیاری کے لئے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مبلغ مجلس لاہور کانفرنس کی انتظامیہ سے رابطہ اور معاونت کے لئے وقف ہیں۔ ملتان، پنڈی، گوجرانوالہ، فیصل آباد، چنیوٹ کے دعوت ناموں کی تقسیم فقیر کے ذمہ قرار پائی۔ کراچی دعوت ناموں کی تقسیم کے لئے جمعیت کے رہنما حضرت مولانا قاری محمد عثمان، عالمی مجلس کے رہنما حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان کو ذمہ داری سونپی گئی۔ اتنے میں پریس کانفرنس کا وقت ہو گیا۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے پریس نمائندگان سے خطاب کیا اور جمعیت کے فیصلوں کا اعلان کیا۔ اگلے روز ۸ مئی کے اخبارات میں جلی سرخیوں میں خبریں شائع ہوئیں۔ ذیل میں قومی اخبارات میں سے فقط نوائے وقت لاہور ۸ مئی کی خبر من و عن پیش خدمت ہے :

# جے یو آئی 10 مئی کو ملک گیر مظاہرے کرے گی!

# 28 کو آل پارٹیز کانفرنس بلالی!!!

حکومت قادیانیوں کو تحفظ فراہم کر رہی ہے' سڑکوں پر نکل کر احتجاج کریں گے' ریفرنڈم کے نتائج قبول ہیں نہ آئین میں فوج کا کردار' مشرف کو نواز شریف اور بے نظیر بھٹو کو روکنے کا کوئی حق نہیں' انتخابات کے لئے خود مختار الیکشن کمیشن اور عبوری نگران حکومت قائم کی جائے : فضل الرحمٰن

لاہور (این این آئی) جمعیت علماء اسلام نے ووٹر فارم سے حلف نامہ حذف کرنے کے خلاف 28 مئی کو لاہور میں آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس طلب کر لی ہے جبکہ قبائلی علاقوں میں امریکی کمانڈوز کے آپریشن کے خلاف دس مئی کو ملک بھر میں یوم احتجاج منانے کا اعلان کر دیا ہے جس میں تمام جماعتیں شامل ہوں گی۔ جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے گزشتہ روز مرکزی سیکرٹری اطلاعات ریاض درانی کی رہائش گاہ پر پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ اس موقع پر مولانا عبدالغفور حیدری بھی موجود تھے۔ مولانا فضل الرحمٰن نے بتایا کہ لاہور میں جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی مجلس شوریٰ کے دوروزہ اجلاس میں تفصیلی طور پر صورت حال کا جائزہ لیا گیا ہے اور مرکزی شوریٰ نے عقیدہ ختم نبوت کے اقرار کے حوالے سے ووٹر فارم پر درج حلف نامہ ختم کرنے پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور اسے قادیانی سازش قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت قادیانیوں کو تحفظ فراہم کر رہی ہے اور قادیانی پاکستان اور اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ جس پر ہم نے 28 مئی کو لاہور میں آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس بلالی ہے جس میں ملک کی تمام اہم جماعتیں شریک ہوں گی اور اس مسئلہ پر ایک واضح لائحہ عمل اختیار کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت علمائے اسلام نے قبائلی علاقوں میں امریکی کمانڈوز کی قیادت میں فوجی آپریشن کے خلاف بھی دس مئی بروز جمعۃ المبارک کو یوم احتجاج منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ تمام ضلعی ہیڈ کوارٹرز پر اس روز احتجاجی مظاہرے ہوں گے اور مساجد کے اندر ہی نہیں بلکہ مساجد سے باہر نکل کر سڑکوں پر احتجاج ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مشرف کے جلسوں میں سیاسی جماعتوں کے خلاف جو زبان استعمال کی گئی وہ افسوسناک ہے۔ الیکشن کمیشن نے جعلی نتائج کا اعلان کر کے اپنا اعتماد کھو دیا ہے۔ اس لئے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ عبوری حکومت اور غیر جانبدار الیکشن کمیشن قائم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم فوج کا کوئی آئینی کردار قبول نہیں کریں گے۔ فوج کا کردار سیاست نہیں دفاع ہے۔ بے نظیر اور نواز شریف کے بارے میں سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ مشرف کو انہیں روکنے کا کوئی حق نہیں۔ مدمقابل کو روکنے کی غلط روایت قائم نہیں ہونی چاہئے۔

تحریر : مولانا اللہ وسایا

# بکھرے موتی

## حضرت بلالؓ

سیدنا بلالؓ جن کا پورا نام حضرت ابو عبداللہ بلال بن رباح ہے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا یہ امیہ بن حرب کے غلام تھے۔ آپ کو تپتی ریت پر لٹانا' لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں لٹانا' گلے میں رسی باندھ کر گلی کوچوں میں گھسیٹے پھرنا یہ ان کے لئے سزائیں تجویز ہوئیں۔ دن رات آپ پر تکالیف و مصائب کے پہاڑ توڑ دیئے گئے۔ آپ ہمیشہ احد احد کی صدائے دلنواز بلند کر کے عشق و مستی کی تاریخ میں نئے باب کا اضافہ کرتے۔ ایک دن سیدنا صدیق اکبرؓ نے امیہ سے بلالؓ کی بابت سفارش کی۔ وہ الٹا بگڑ کر بولا کہ اگر اس سے ہمدردی ہے تو خرید کیوں نہیں لیتے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ خریدنے پر آمادہ ہوگئے۔ امیہ نے کہا کہ تم نہ خرید سکو گے۔ صدیق اکبرؓ نے فرمایا تم دام لگاؤ۔ امیہ نے کہا کہ اپنے غلام نطاس رومی کے عوض لے لو۔ یہ رومی غلام بڑا ہنر مند اور کماؤ تھا۔ دو ہزار کی پونجی جمع بھی رکھتا تھا۔ صدیق اکبرؓ نے جھٹ قبول کر لیا۔ امیہ کو سخت حیرت ہوئی۔ پینترا بدل کر کہا چالیس اوقیہ چاندی بھی صدیق اکبرؓ نے اسے بھی فی الفور قبول کر لیا۔ اور بلالؓ کو لے کر چل دیئے۔ امیہ ہنس کر کہنے لگا کہ صدیق اکبرؓ زیرک و دانا ہونے کے باوجود تم اس سودا میں دھوکہ کھا گئے۔ صدیق اکبرؓ نے فرمایا! ارے نادان! تم بلالؓ کا مرتبہ کیا جانو۔ اس کے مقابلہ میں یمن کی حکومت بھی ہیچ ہے۔ بلالؓ کو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تمام واقعہ عرض کیا اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حضور علیہ السلام کی مجلس میں ہی بلالؓ کو آزاد کر دیا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

## حضرت خباب بن ارتؓ

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں پناہ گزین سے قبل حضرت خباب بن ارت ایمان لائے۔ یہ ام انمار کے غلام تھے۔ آپ پر بھی مصائب کے پہاڑ توڑے گئے۔ ایک دن اشقیاء نے جلتے کوئلوں پر لٹا کر سینہ پر پاؤں رکھ دیا تاکہ پہلو نہ بدل سکیں۔ چنانچہ آپ کے خون و چربی سے آگ بجھی۔ اس سے آپ کی پیٹھ پر نہ صرف نشان پڑ گئے بلکہ کھڈے بھی بن گئے۔ برص کے داغوں کی طرح بالکل سفید ہو گئی تھی۔ ام انمار آگ کی سلاخ گرم کر کے

حضرت خباب کے سر پر رکھ دیتی تھی اس سے جو تکلیف ہوتی اس کا اظہار بھی تکلیف دہ ہے۔ خباب نے رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست دعا کی۔ آپ نے ہاتھ اٹھا دیئے یااللہ خباب کی مدد فرما۔ ام انمار کے سر درد شروع ہوا۔ حکیموں نے علاج تجویز کیا کہ اس کا سر داغا جائے۔ چنانچہ جب دورہ پڑتا حضرت خباب سلاخ گرم کر کے ام کے سر کو داغ دیتے۔ انجام کار اسی عذاب میں ہلاکت کا لقمہ بن گئی۔

## حضرت عمار بن یاسرؓ

حضرت عمارؓ۔ آپ کے والد یاسرؓ اور والدہ سمیہؓ تینوں نے اسلام قبول کیا۔ ان پر تکالیف وآلام کی دشمنان اسلام نے انتہا کر دی۔ ایک دفعہ ان تینوں کو لوہے کی زریں پہنا کر دھوپ میں ڈال دیا اسی حالت میں آپؐ نے دیکھ لیا۔ بے ساختہ فرمایا: ”اصبروا یاال یاسر فان موعدکم الجنۃ.“ (صبر کرو آل یاسر اس کے بدلہ میں جنت ملے گی۔) یاسرؓ اور سمیہؓ کو عذاب دے دے کر شہید کر دیا گیا۔ عمار کی پشت پر دہکتے ہوئے انگاروں کے نشان آخر عمر تک رہے۔ (رضی اللہ عنہم)

## حضرت صہیب رومیؓ

حضرت صہیبؓ کے والد کا نام سنان تھا۔ یہ موصل کے رہنے والے تھے۔ روم کے نصاریٰ نے موصل پر حملہ کیا تو ان کو روم لا کر فروخت کر دیا۔ اس لئے رومی کہلائے۔ کچھ عرصہ بعد مکہ کا تاجر خرید لے آیا۔ عبداللہ بن جدعان نے خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ حضرت عمار بن یاسر کے ساتھ ایک ہی دن اسلام قبول کرنے کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔ قریش صہیب کو لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ پر ڈال دیتے تھے جس سے ان کا دماغ کھولنے لگ جاتا۔

## حضرت ابوفکیہؓ

ابوفکیہ کا نام یسار تھا۔ ازدی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو امیہ دن کو تپتی ریت پر لٹا کر اوپر گرم پتھر رکھ دیتا کہ یہ حرکت نہ کر سکیں۔ اس تعذیب سے آپ بے ہوش ہو جاتے۔ ایک مرتبہ امیہ ان کو دوپہر میں بیڑیاں ڈال کر بازار میں گھسیٹ رہا تھا ادھر سے امیہ کے بیٹے صفوان آگئے۔ یہ ابھی تک مسلمان نہ ہوئے تھے۔ انہوں نے ابوفکیہ سے کہا کہ کیا امیہ تمہارا رب نہیں۔ اس پر ابوفکیہ نے فرمایا کہ میرا رب اللہ ہے۔ اس پر صفوان نے اس زور سے ان کا گلا دبایا لوگ سمجھے کہ دم نکل گیا۔ ادھر سے سیدنا صدیق اکبرؓ گزرے ان کو اس حالت میں دیکھ کر دل بھر آیا۔ خرید کر آزاد کر دیا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے سات کنیزیں اور غلام خرید کر آزاد فرمائے تھے۔ ان میں عامر بن فہیرہ بھی تھے۔ چالیس تولہ سونا ان کے عوض دیا تھا۔

حضرت زنیرہؓ کو صدیق اکبرؓ نے خرید کر آزاد کیا تھا۔ ان محترمہ کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی بت پرستوں نے طعنہ دیا کہ لات و عزیٰ کی مخالفت نے اندھا کر دیا ہے۔ حضرت زنیرہؓ کو اس گفتگو سے صدمہ ہوا ان کی دل کی فریاد اللہ تعالیٰ نے سنی اور بینائی یکدم بحال ہو گئی۔ اور ان کی بیٹی ہندیہ جاریہ کو خرید کر صدیق اکبرؓ نے آزاد کیا تھا۔ یہ دونوں بنو عبدالدار کی ایک عورت کی کنیزیں تھیں۔ منہ مانگی قیمت دے کر ان کو آپ نے آزاد کیا تھا۔ اسی طرح زنین نامی ایک کنیز کو بھی صدیق اکبرؓ نے خرید کر آزاد کیا تھا۔ ایک کنیز ام عُبیس کو بھی آپ نے خرید کر آزاد کیا۔ آپ کے والد گرامی ابو قحافہؓ نے کہا کہ ان کی بجائے تنومند غلام خرید کر آزاد کرتے تو یہ کل آپ کے دست وبازو بنتے۔ صدیق اکبرؓ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے دنیا کے لئے نہیں بلکہ دین اور آخرت کے لئے ان کو آزاد کیا ہے۔

## غلبہ اسلام کی پیش گوئی

حضرت خباب بن ارت سے روایت ہے کہ کفار مکہ نے ایک دن ہم لوگوں کو بہت ایذائیں دیں۔ آپؐ اس وقت حرم میں کعبہ کے سایہ میں سر مبارک کے نیچے چادر رکھے ہوئے لیٹے تھے۔ ہم نے عرض کی کہ کفار کی تکلیفوں سے تنگ آگئے ہیں۔ آپؐ دعا فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں کو آرے سے دو حصہ کر دیا گیا مگر انہوں نے دین حق سے روگردانی نہ کی۔ یاد رکھو خدائے برتر کی قسم وہ دین کو مکمل کرے گا اور غلبہ دے گا کہ سوار صنعاء سے حضر موت تک آرام سے سفر کرے گا اور اللہ کے سوا اسے کسی کا خوف نہ ہوگا۔ (بخاری)

چند ہی سال میں یہ پیشگوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی حتیٰ کہ اکیلی عورت ہاتھوں میں سونا اچھالتی ہوئی جاتی تھی اور اسے سوائے خدا کے کسی کا خوف نہ ہوتا تھا۔

حضور علیہ السلام نے آرے سے چیر جانے کا جو تذکرہ فرمایا ہے اس سے سیدنا زکریا علیہ السلام مراد ہیں اس تمثیل سے یہ خلجان نہ ہو کہ صحابہ کرامؓ تکالیف میں مومنین سابقین سے کم تھے۔ بلکہ ذرا غور کرو کہ دار کا تختہ ہو یا تلوار کی دھار برچھی کی انی ہو یا بندوق کی گولی لوہے کی ذرہ ہو یا خاردار کنگھی ان چیزوں کی تکلیف وقتی ہوتی ہے لیکن یہ مایہ ناز صحابہ کرامؓ سالہا سال تک دل شگاف مصائب میں مبتلا رہے لیکن اسلام سے روگردانی نہ کی۔

## صحابہ کرامؓ کا استقلال

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر گئے تو یہودیوں نے پیچھے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔ موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ یہ بچھڑے کے پجاری ایک دوسرے کو قتل کریں۔ یہودیوں نے صحابہ کرامؓ سے یہ واقعہ بیان کر کے فخریہ کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کے صحابہ اس حکم کی بھی تعمیل کر گزرے حضور علیہ السلام کو اس بات کی اطلاع

ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے صحابہ کا ایمان پہاڑوں کی چٹانوں سے بھی زیادہ مضبوط ہے۔

## حضرت عبداللہ سہمیؓ

حضرت عبداللہ سہمیؓ آپؐ کا والا نامہ ۶ ہجری میں لے کر شاہ ایران کے پاس گئے۔ اتفاق سے ایک معرکہ میں رومی عیسائیوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔ ان رومیوں نے تانبے کی عظیم الجثہ گائے کے پیٹ میں زیتون ڈال کر اس کے نیچے آگ جلا رکھی تھی۔ عبداللہ سہمیؓ کو عیسائیت کی دعوت دی اور انکار کی صورت میں اس تیل میں کوئلہ بنانے کی دھمکی دی۔ آپ نے انکار کیا انہوں نے ایک دوسرے مسلمان کو بلا کر اسے عیسائیت کی دعوت دی اس نے انکار کیا تو عبداللہ سہمیؓ کو مرعوب کرنے کے لئے اس مسلمان کو تیل کے کھولتے کڑاہے میں ڈال کر کوئلہ بنادیا۔ حضرت عبداللہ سہمیؓ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ عیسائیوں نے کہا روتے کیوں ہو عیسائیت قبول کرلو۔ آپ نے فرمایا! موت سے ڈر کر نہیں رو رہا بلکہ اس بات کا صدمہ روح کو گھائل کر رہا ہے کہ افسوس ایک جان ہے۔ اگر جسم کے ہر بال میں جان ہوتی تو سب جانیں راہ خدا میں قربان کرتا۔ اس پر عیسائی ششدر ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے بادشاہ کی پیشانی چوم لو' رہا کر دیں گے۔ آپ نے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر پیشانی بادشاہ کو چوم لو تو اسی گرفتار مسلمان رہا کر دیں گے۔ آپ نے فوراً بادشاہ کی پیشانی چوم کر اسی مسلمانوں کو رہا کرا کر مدینہ لے آئے۔

خلافت فاروق اعظمؓ کا دور تھا آپ نے یہ سنا تو عبداللہ سہمیؓ کی پیشانی کو چوم لیا۔ بعض مسلمانوں نے تذاحاً عبداللہ سہمیؓ سے کہا کہ آپ نے عیسائی بادشاہ کی پیشانی کو چوما۔ فرمایا! ہاں اپنی جان بچانے کے لئے نہیں۔ اسی مسلمانوں کی جان بچانے کے لئے۔ (ص ۳۸۱)

## مسلمانوں سے وعدہ امن

ہجرت مدینہ سے فتح مکہ تک ہر وقت مسلمان کمربستہ اور ہتھیار بند رہتے تھے کہ مبادا کوئی غنیم چڑھ آئے۔ صحابہ کرامؓ میں سے بعض نے اس بدامنی سے اکتا کر آپؐ سے استدعا کی کہ کبھی امن و سکون بھی نصیب ہوگا۔ قرآن مجید کی آیت کریمہ نازل ہوئی: ”وعداللہ الذین آمنو منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض ۔“ چنانچہ چند سال بعد آسمانی بادشاہت قائم ہوئی جس کے سنہری دور کی درخشندہ مثال خلافت راشدہ کا امن و سکون دین و دنیا کی برکتوں سے فراوانی کی شکل میں ظاہر ہوا۔ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

## حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

مکہ میں عقبہ بن ابی معیط مشہور اسلام دشمن کی بکریاں چراتے تھے۔ ابھی نابالغ بچے تھے ایک بار آپؐ اور

آپؐ کے ہمدم سیدنا صدیق اکبرؓ کا اس طرف سے گزر ہوا۔ تو عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ میاں لڑکے دودھ پلا سکتے ہو۔ انہوں نے عذر کیا کہ یہ بکریاں میری نہیں ان کا مالک فلاں ہے۔ میری ہوتیں تو عذر نہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا ایسی بکری جس نے بچے نہ دیئے ہوں وہ قریب کرو۔ انہوں نے کہا ہاں لیکن اس کو آپ کیا کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا! تم لاؤ تو۔ وہ لائے۔ آپؐ نے اس کی پشت پر ہاتھ پھیرا۔ اس کے تھن دودھ سے بھر گئے۔ آپؐ نے صدیق اکبرؓ سے فرمایا! دودھ نکالو۔ خود پیا' عبداللہ بن مسعودؓ کو پلایا پھر ہاتھ پھیرا تو تھن سکڑ گئے۔ یہ دیکھ کر عبداللہ بن مسعودؓ مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ انہوں نے بلند آواز میں قرآن پڑھ کر مکہ والوں پر اتمام حجت کر دی۔ (رضی اللہ عنہم)

## کلید بردار کعبہ

عثمان بن طلحہ کعبہ کے کلید بردار تھے۔ ایک روز آپؐ نے چابی مانگی انہوں نے روکھا جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا اس دن کیا حال ہو گا جب میرے ہاتھ میں چابی ہو گی اسے ملے گی جسے میں عنایت کروں گا۔ چنانچہ یہ مسلمان ہو گئے۔ ۸ ہجری میں حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت عمرو بن عاصؓ کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔ فتح مکہ کے دن آپؐ نے اس سے چابیاں منگوائیں جو ان کی والدہ کے پاس تھیں جو ہنوز مسلمان نہ ہوئیں تھیں۔ اس نے دینے میں تامل کیا۔ عثمان بن طلحہؓ نے سمجھا بجھا کر والدہ سے چابیاں لے کر آپؐ کی خدمت میں پیش کیں۔ آپؐ نے بیت اللہ کو کھولا اندر داخل ہوئے بتوں سے پاک کیا۔ حضرت عباسؓ نے عرض کی حاجیوں کو پانی پلانے (سقایا) کی سعادت مجھے ملے۔ سیدنا علی المرتضیٰؓ نے درخواست کی بیت اللہ کی چابی مجھے عنایت ہو۔ یہ دونوں درخواستیں سن کر عثمان بن طلحہؓ کو یقین ہو گیا کہ اب بیت اللہ کی کنجی مجھے نہ ملے گی۔ آپؐ نے اپنے چچا اور عم زاد کی درخواست کا کوئی جواب نہ دیا۔ آپؐ نے عثمان بن طلحہؓ کو بلایا پرانی بات یاد دلائی اور فرمایا اب بتاؤ کہ یہ چابی کسے ملے گی۔ انہوں نے عرض کی جسے آپؐ عنایت فرمائیں گے۔ آپؐ نے واپس عثمان بن طلحہؓ کو دی اور فرمایا کہ اب سوائے ظالم کے تم سے یہ کوئی نہ لے سکے گا ہمیشہ کے لئے اپنے پاس رکھو۔ آج تک اسی کے خاندان کے پاس منتقل ہوتی چلی آ رہی ہے۔ (فسبحان اللہ العظمۃ للہ ورسولہ)

## معجزات وقتی اور دائمی

اللہ رب العزت نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو ان چیزوں کے معجزات عطا فرمائے جو چیزیں اس وقت شہرہ آفاق تھیں یا اس زمانہ کے لوگوں کو جس میں زیادہ دسترس و کمال تھا۔ اس میں معجزہ عنایت کر کے مخالفین کو ششدر و عاجز کر دیا۔ غرض مقتضائے وقت کا معجزہ میں خاص خیال رکھا گیا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں

سحر کو عروج حاصل تھا۔ آپ کو معجزہ بھی وہ دیا گیا جس کے سامنے ان کی تمام سحر آفرینیاں سرنگوں ہو گئیں اور وہ پکار اٹھے کہ یہ سحر نہیں بلکہ قدرت حق کی کرشمہ سازی ہے۔ اسی طرح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں طب و حکمت کو عروج حاصل تھا۔ معاصرین مسیح اس فن میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ چنانچہ مسیح علیہ السلام کو بھی اسی نوع کے معجزات دیئے گئے۔ بے علاج و بے دوا، مادر زاد اندھے کو بینا کرنا، مجذوم و مبروص کو تندرست کرنا اور مردہ کو زندہ کرنا، ان کاموں کو دیکھ کر بڑے بڑے حکماء پکار اٹھے کہ یہ کام حکمت سے بالا ہیں جو حکیم و علیم کی قدرت نمائی ہی ہے۔ چنانچہ آپ کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ گئے۔

آپؐ کے زمانہ میں فصحائے عرب نظم و نثر، معنی، لغت، فصاحت، وبلاغت کے منتہائے کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو قرآن مجید کا معجزہ دیا۔ قرآن مجید کی معجز بیانی کے سامنے سب کی گردنیں جھک گئیں اور عملاً سب پکار اٹھے :" ماھذا کلام البشر ." باقی انبیاء کے معجزے وقتی اور ہنگامی تھے۔ ان کے عہد نبوت کے اختتام پر وہ بھی ختم ہو گئے۔ اس بناء پر ان کی معجزہ نمائیوں کو صرف ان کے زمانہ کے لوگ دیکھ سکے۔ بعد میں آنے والی نسلیں فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ قرآن ابتدائے نزول سے قیامت تک دائم و مستمر ہے۔ قیامت تک کی نسل انسانی اس سے مسلسل فیضیاب ہو رہی ہے۔

## پنڈت سے مناظرہ

تیرھویں صدی کے آخر میں پنڈت دیانند سرستی بانی آریہ سماج جالندھر آئے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ مولانا احمد حسن فاضل دیوبند سے مناظرہ ہوا۔ پنڈت معجزہ کا منکر تھا۔ جبکہ مولانا قائل تھے۔ مولانا دلائل دیتے وہ اصرار کرتا کہ اسی مجلس میں معجزہ دکھاؤ تب مانوں گا۔ مولانا نے قرآن مجید ہاتھ میں لے کر فرمایا یہ زندہ جاوید معجزہ ہے لاؤ اس کا جواب و مثل، چودہ سو سال سے چیلنج موجود ہے تمہارے جیسا کوئی معاند اسے قبول نہیں کر سکا یہ سنتے ہی پنڈت بغلیں جھانکنے لگا.........دم بخود ہو گیا۔ مولانا فاتح قرار پائے۔

حامل قرآن صلی اللہ علیہ وسلم اور خود قرآن مجید نے چودہ سو سال سے ہر صدی، ہر سال، ہر ماہ، ہر ہفتہ، ہر دن، ہر ساعت میں ہر جن وانس کو یہ دعوت دے رکھی ہے لیکن کسی کی مجال نہیں کہ مقابلہ کا حوصلہ کرے۔ فصیح و بلیغ مسیحی علماء نے لغت عرب میں کتابیں تصنیف کیں لیکن قرآن مجید کے مقابلہ کی جرات نہ کر سکے۔ آج تک کسی نے قدرت نہ پائی نہ قیامت تک اس پر کسی کو قدرت ہوگی۔ آپؐ ہی کی نبوت آپؐ ہی کے معجزہ کا ابد الاباد تک سکہ جاری و ساری رہے گا۔ یہ وہ علم ہے جو جھکایا نہ جا سکے گا۔

## ضماد بن ثعلبہؓ

ضماد بن ثعلبہؓ قبیلہ ازد کے رئیس تھے۔ جھاڑ پھونک میں ماہر تھے۔ عرب کے معاندین کا آپؐ کے متعلق پروپیگنڈہ سن کر آیا کہ شاید آسیب ہے تو میں دم کر دوں گا۔ اس نے مدعا عرض کیا آپؐ نے فرمایا جو میں کہتا ہوں وہ سن لو اگر جنون کا اثر ہو تو پھر آپ ماہر ہیں فیصلہ کر لیں گے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ آپؐ نے خطبہ پڑھا وہ دم بخود ہو گیا۔ آپؐ کا خطبہ جاری ہے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ آپؐ کی زبان کے الفاظ اس کے کفر کے لئے نشتر جان بن گئے۔ تڑپ اٹھا۔ قدموں پر گرا۔ آپؐ نے کلمہ پڑھا کر بلندیوں کے آسمان پر بٹھا دیا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

## کذاب اور شیطان

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کذاب ہے۔ سورۃ الشعراء آیت ۲۲۱، ۲۲۲ میں اعلان باری تعالیٰ ہے: ” هل انبئكم علىٰ من تنزل الشيطن · تنزل علىٰ كل افاك اثيم · “کیا ہم آپ کو بتائیں کہ شیطان کن پر اترتا (القائے شیطانی کرتا) ہے۔ شیطان ہر جھوٹے بدکردار پر اترتا (القا کرتا) ہے۔ اس قرآنی دعویٰ کو یوں بیان کیا جائے کہ ہر جھوٹا القائے شیطانی و اغوائے ابلیس کا مریض۔ جھوٹا اور بدکردار ہوتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی گوہر شاہی و یوسف کذاب تک تمام متبعین شیطان جھوٹے اور بدکردار ہیں۔ دیکھئے قرآنی پیش گوئی کے امر حق کو ان جھوٹے مدعیان القائے شیطانی کی تاریخ سے ملا کر دیکھیں اور سر دھنیں قرآن کی صداقت پر۔ (صدق اللہ العظیم)

### خوشخبری

حمد و ثناء اس ذات کے لئے جس نے اپنے لطف و کرم سے ہمیں یہ توفیق بخشی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت اور ماہنامہ لولاک کو اہل ایمان کے لئے انٹرنیٹ پر پیش کر سکے۔ انشاء اللہ! ہر ہفتہ کا تازہ شمارہ اور ہر ماہ کا تازہ شمارہ آپ اسی پتہ پر ملاحظہ فرما سکیں گے۔

اس کے علاوہ آپ اپنی آراء اور سوالات نیچے دیئے گئے ای میل ایڈریس پر بھیج سکتے ہیں۔

**http://www.weekly khatm-e-nubuwwat.clickhere2.net**

**http:www.lolaak.clickhere2.net**

**E-mail: -qasimalikhan313@hotmail.com**

مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور پاکستان

۲۷۲

# تاریخ اسلام کا ایک عبرت انگیز واقعہ

حضرت مولانا محب الحق صاحب

فرزندان اسلام بدر کی مہم سر کر چکے ہیں۔ بدر وہ بدر جس میں سارا مکہ سیلاب کی طرح امڈ پڑا تھا تاکہ مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹادے اور اسلام کا چراغ ہمیشہ کے لئے سرد ہو جائے۔ کفار کی اسی عظیم الشان طاقت کا نظارہ فرما کر ہادی اسلام نے خدا تعالیٰ کے حضور عرض کیا تھا:

"اللھم ان تھلك ھذہ العصابة لن تعبدفی الارض بعد خداوندا۔ "اگر تو نے ایمان والوں کی اس جماعت کو ہلاک کرادیا تو پھر زمین کی پشت پر تیری عبادت نہ ہو گی۔"

لیکن قدرت ایزدی کو اتمام نور اسلام منظور تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثریت کی ساری ہمہ خیزیاں کافور ہو کر رہ گئیں۔ تین سو تیرہ بے سروساماں انسانوں نے چشم زدن میں کایا پلٹ دی۔ عرب کے ان مغرور سرکشوں کی پیشانیاں خاک آلود کر دیں جو ان مسلمان کمبل پوشوں اور فاقہ مستوں کی مٹھی بھر جماعت کو خس وخاشاک سے بھی زیادہ حقیر وذلیل سمجھتے تھے اور جنہوں نے فی الواقع یہ سمجھ کر رزمگاہ میں قدم رکھا تھا کہ آج اسلام وادی بدر میں دفن ہو جائے گا۔

لیکن اسلام کو زندہ رہنا تھا اور وہ زندہ رہا۔ اس کو چمکنا تھا اس لئے تاریکی کے پردوں سے نکل نکل کر چمکا۔ اس کو جتنا جھکایا گیا اتنا ہی وہ سربلند ہوا۔

ہاں! کفر کو سرنگوں ہونا تھا۔ باطل کو شکست کھانی تھی۔ باطل نے شکست کھائی اور کفر سرنگوں ہوا۔ دنیا نے دیکھا کہ بدر کی وادی پیاسی تھی۔ بدکردار کافروں کے خون سے سیراب ہوئی۔ خدا کے دشمنوں نے خدا کی زمین کو ظلم وجور سے بھرنا چاہا تھا اس لئے انہیں کفر وشرک کی پاداش میں یہ دن دیکھنے پڑے اور چشم حسرت دیکھا کہ ٹوٹی پھوٹی مسجدوں کے خستہ وناتواں نمازی (جنہیں اس زمانہ کے بدنصیبوں نے بھی بنظر حقارت سے دیکھا اور آج کل کے کور بخت بھی انہیں حقیر سمجھتے ہیں) ماتھے سے خاک جھاڑتے ہوئے اٹھے اور میدان جنگ میں آکر پتھر کی چٹانوں کی طرح بلاخوف وخطر ڈٹ گئے۔ نہ ان کے پاس جنگی سامان تھے نہ آلات حرب۔ توپ

و تفنگ کچھ بھی نہیں۔ جسم پر پھٹے ہوئے غبار میں اٹے ہوئے لباس تھے اور زبانوں پر خدا کا نام لیکن وہ اسی نام کے بھروسہ پر اٹھے اور دشمنوں پر بادل کی طرح چھا گئے۔ ان کی سوکھی ہوئی خشک زبانوں سے جب اللہ اکبر کی فلک شگاف نعرے نکل کر فضا میں گونجتے تو وادی بدر تھر تھرا اٹھتی اور بالآخر انہیں خدا کے جانباز عاشقوں نے کفار کی زبردست جمعیت کے شیرازے پراگندہ کردیئے اور فتح و کامرانی کا جھنڈا اڑاتے ہوئے واپس آئے۔

گو جنگ ختم ہو چکی لیکن مخالفین شکست کھا کر انگاروں پر لوٹ رہے ہیں۔ ان کے جذبات پہلے سے بھی زیادہ برانگیختہ ہو چکے ہیں۔ آتش عداوت اچھی طرح بھڑک چکی ہے۔ جذبہ انتقام سے ان کے قلوب مضطرب ہیں۔ اسلام کو تباہ و برباد کرنے کا خیال اور ملت بیضاء کے استیصال کی فکر انہیں ہر لحہ بے چین کئے ہوئے ہے اور پھر از سر نو جنگ کی غیر معمولی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ادھر ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے ہر ہر گوشہ اور زمین کے ہر ہر چپہ کو اسلام کی روشنی سے منور کرنے کی تمنا ہے اور ہمہ وقت اسی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ اس کے لئے جو صورتیں سمجھ میں آتی ہیں وہ عمل میں لائی جاتی ہیں اور جو موانع پیش آتے ہیں ان کی مدافعت کی جاتی ہے۔

اسی سلسلہ میں چند جانفروش مسلمانوں کو دربار نبوت سے یہ فرمان حاصل ہوتا ہے کہ وہ کفار کے احوال و کوائف کی تفتیش کریں اور ان کے مقاصد و عزائم کا سراغ لگائیں۔

یہ دس نوجوان ہیں جو تعمیل ارشاد کی غرض سے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ ان میں امیر جماعت بطل اسلام حضرت عاصم ابن ثابتؓ ہیں۔ یہ چلتے ہوئے دن کو جنگل اور جھاڑیوں میں گھاٹیوں اور پہاڑوں میں چھپتے رہتے ہیں اور جب ظلمت شب کائنات پر مسلط ہو جاتی ہے تو یہ سیارگاں گیتی نکلتے ہیں اور تیز رفتاری کے ساتھ منزل مقصود کی طرف گامزن ہو جاتے ہیں۔

ابھی منزل مقصود دور ہے اور سلسلہ سفر جاری کہ ادھر دین فطرت کے دشمنوں کو بھی اس کی خبر ہو گئی اور فی الفور سو نوجوانوں کا ایک مسلح جتھا تیروں' تلواروں' نیزوں' اور برچھیوں سے سج دھج کر ان لوگوں کے تعاقب میں نکل پڑا۔ ریتلی زمیں پر قدموں کے آثار نظر آتے لیکن امتیاز مشکل تھا۔ یکایک کھجور کی چند گٹھلیاں نظر پڑیں جنہیں دیکھ کر وہ بیساختہ بول پڑے کہ واللہ یہ یثربی کھجوریں ہیں۔ ان یثربی کھجوروں کو دیکھ کر انہیں یقین ہو گیا کہ اسلامی قافلہ اسی راہ سے گزرا ہے۔ اس یقین نے ہمتوں کو افزونی بخشی اور وہ نہایت تیزی کے ساتھ آگے بڑھے اور حتیٰ کہ وہ اسلامی قافلہ بھی ان کی نظروں کے سامنے آگیا جسے گرفتار کرنے یہ نکلے تھے۔

مسلمانوں نے اس بلائے ناگہانی کو دیکھا۔ اپنی بے سرو سامانی کا جائزہ لیا اور پاس کے ایک بلند ٹیلے پر چڑھ گئے۔ معاندین کی جماعت بھی اس ٹیلے کے دامن میں پہنچ گئی۔ دونوں جماعتوں کی مواجہت ہوگئی لیکن تاہنوز دونوں خاموش ہیں: خاموشی ختم ہوئی۔ ایک کافر نے مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

”انزلوا فاعطوکم بایدینا ولکم العهد والمیثاق ان لا نقتل منکم احدا۔“ تم ٹیلے سے اترو اور اپنی جانوں کو ہمارے سپرد کر دو۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو قتل نہ کریں گے۔

امیر الطائفہ بطل اسلام حضرت عاصم بن ثابت الانصاریؓ نہایت بے باکی سے جواب دیتے ہیں:

”اما انا فلا انزل فی ذمة کافر اللهم اخبر عنانبیك۔“ میں تو کافر کی حراست میں نہیں آسکتا۔ میرے اللہ! اپنے نبی کو اس حالت سے آگاہ فرما دیجئے۔

یہ سن کر باغیان دین متین غضبناک ہوگئے اور مسلمانوں پر دانت پیس کر پل پڑے۔ ادھر انگلیوں پر گنے چنے دس فاقہ کش انسان ادھر شیطانوں کا ایک بے پناہ طوفان۔ سب نے مل کر یکا یک دھاوا بول دیا اور ان غریب نہتوں پر تیروں کی موسلا دھار بارش کر دی یہاں تک کہ چھ جوان اپنے سردار کے ساتھ واصل بحق ہوگئے۔

”فرموهم بالنبل فقتلوا عاصماً۔“ انہوں نے تیر باری کی حضرت عاصم کو قتل کر ڈالا۔

اب عشرہ مطہرہ میں سے محض تین شخص باقی رہ گئے جو بالآخر مجبور ہو کر ٹیلے سے اتر پڑے انہیں ممکن ہے کہ کفار کے وعدے پر کچھ اعتبار ہو گیا ہو لیکن جب نیچے اتر آئے تو کافروں نے وہ غداری شروع کر دی جو ان کی سرشت میں داخل ہوا کرتی ہے اور اپنی کمانوں کی تانت کھول کر ان بیچاروں کی الٹی مشکیں کسنے لگے جو علامات قتل سے ہے۔ ان تینوں میں سے ایک صاحب بول اٹھے:

”هذا اول الغدر۔“ یہ پہلی غداری اور بدعہدی ہے۔

اور یہ کہہ کر خاموش نہیں ہوئے۔ شہدائے سابقین پر حسرت آمیز نظر ڈالی حیات و موت میں کشمکش جاری تھی یہاں تک کہ انہوں نے بھی اپنے متعلق وہ فیصلہ کر لیا جو سچے مسلمانوں کا وطیرہ عمل ہوتا ہے:

”لا اصحبکم ان لی بهولاء اسوة۔“ فرمایا میں تم لوگوں کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ میرے ان جانباز دوستوں نے راہ عمل کی تعین کر دی ہے۔

کفار پہلے ہی سے آمادہ غدر تھے۔ بے وفائی پر تل بیٹھے۔ انہیں پکڑ کر کھینچنا شروع کیا اور کچھ دیر کی کشاکش کے بعد ان ناہنجاروں نے وہی کیا جو آخر کار ان کو کرنا تھا۔ یعنی وہ حق پرست دار القرار میں پہنچا دیئے گئے۔

# حضرت خبیبؓ کی اسیری اور شہادت

انہیں میں سے ایک جوان (خبیبؓ) پابہ زنجیر کئے گئے اور مکہ میں لاکر ان بدکیش لڑکوں کے ہاتھ ان کو فروخت کر دیا گیا جن کے باپ کو انہیں حضرت خبیبؓ نے بدر میں اپنی تیغ آبدار سے کیفر کردار تک پہنچایا تھا۔ لڑکوں کو انتقام کا کافی موقع مل گیا لیکن اتفاق سے موقع یہ اشہر حرم کا ہے جنہیں کافر و مسلم بالا تفاق قتل و قتال کو معیوب سمجھتے ہیں۔ اس لئے حضرت خبیبؓ حالت اسیری میں رکھے جاتے ہیں تاکہ یہ اشہر حرم ختم ہوں اور انہیں بھی ختم کر دیا جائے۔

ہاں! یہ بہت بڑی کوتاہی محسوس کی جائے گی اگر حضرت خبیبؓ کی دوران اسیری کا یہ واقعہ نظر انداز کر دیا جائے جس سے اس زمانہ کے مسلمانوں کی جلالت مرتبت اور رفعت شان پر روشنی پڑتی ہے۔ حسن اخلاق کی فراوانی کا یہ عالم ہے کہ دیکھنے والے بے اختیار مدح سرائی کرتے ہیں وہی کافر جس کی حراست میں نظر بند ہیں اس کی لڑکی کہتی ہے:

”واللّٰہ مارائیت اسیرا خیرا من خبیب ، “خدا میں نے خبیب سے اچھا قیدی نہیں دیکھا۔

اور اسی پر اکتفا نہیں بلکہ یہ راہ حق میں قید وبند کی منزلیں طے کر رہے تھے اور یہ چیز خدا جانے خدا کی نظر میں کتنی محبوب و عزیز ترین شے ہے کہ اس بندہ کے لئے رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اس طرح نصرت آسمانی ان کو محیط ہوتی ہے کہ قیاس کی رسائی وہاں تک ناممکن ہو جاتی ہے۔ حضرت خبیبؓ کی حالت یہ ہے کہ پاؤں میں لوہے کی مضبوط زنجیریں اور آہنی سلاخیں پڑی ہوئیں ہیں کہ در سے ٹلنا مشکل ہے لیکن پھر اس کے باوجود بھی وہی کافرہ کہتی ہے:

”واللّٰہ لقد وجدتہ یوما یاکل قطفا من عنب فی یدہ وانہ الموثق بالحدید ومابمکۃ من ثمرۃ ۔ “خدا کی قسم میں نے انہیں ایک دن اس حال میں پایا کہ وہ انگور کا ایک خوشہ کھا رہے تھے اور حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور اس وقت مکہ میں ایک پھل بھی موجود نہ تھا۔

اشہر حرم گزر چکے۔ حضرت خبیبؓ کے وصال کا دن آگیا اور وہ عبرتناک وقت بھی نظروں کے سامنے ہے جبکہ ایک مجاہد اسلام خاک و خون میں تڑپنے کے لئے حرم سے نکل کر پا بجولاں قتل گاہ کی طرف جا رہا ہے اور اس کی استقامت قلب و طمانیت خاطر پر قربان جائیے کہ خوف و ہراس کا نشان نہیں نہ ماتھے پہ شکن نہ ابرو پر بل۔ خندہ پیشانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا بہادر سپاہی مسکراتا ہوا اس طرح سے گزر رہا ہے کہ رحمت کے

فرشتے اس کے قدموں تلے اپنے پر بچھا رہے ہیں۔

اللہ اکبر! وہ دل ہلا دینے والا وقت بھی آ گیا جس کے تصور سے دل دہلتا ہے ' موت سر پر ہے۔ وہ گھڑی آ گئی کہ ایک بظاہر بے یار و مددگار انسان بے کسی و کسمپرسی کی حالت میں ذبح کر دیا جائے اور اس کی لاش پر آنسو بہانے والا ایک متنفس بھی موجود نہ ہو۔ اگر اس کا دل بے قرار ہو جائے تو کون ہے جو اسے تسلی دے گا' کون ہے جو اس کے جگر کو تھامے گا اور کون ہے جو اس کی بیتاب آنکھوں سے نکلنے والے سرشک خونیں کو اپنی آستینوں سے خشک کر کے اس کی غمگین طبیعت اور بے چین خاطر کو تسکین و تشفی دے۔

کوئی نہیں لیکن غلط ہے کہ کوئی نہیں اور ہاں اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ جس محبوب کے قدموں پر وہ اپنی عزیز جان نچھاور کرنا چاہتا ہے وہ اس کے سامنے موجود ہے وہ اس کی تجلیوں کے نظارہ سے مسرور ہو رہا ہے اور یہاں تک کہ اس محبوب حقیقی نے حریم ناز کے پردے اٹھا رکھے ہیں اور عنقریب وہ پیاری گھڑی آنے والی ہے جس پر دنیا اور دنیا کی ساری نعمتیں قربان ہیں۔ دنیا اور اس کی ساری رعنائیاں ' دنیا اور اس کی تمام دلفریبیاں اس ساعت پر نثار ہیں جس میں ایک بیتاب عاشق اپنے محبوب کے حریم وصال میں داخل ہو کر دائمی راحتوں اور سرمدی لذتوں کی دنیا میں کھو کر رہ جائے گا۔

یہی ہوا کہ اس جانباز عاشق نے وقت آخر اپنا سر اس کے قدموں پر ڈال دیا جس کے لئے آج وہ جان عزیز جیسی سوغات لایا ہے مشکل سے دو رکعت نماز ادا کی اور فرمایا :

" لولا ان تحسبوا ان مابی جزع لزدته ۔ "اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ تم سمجھو گے کہ میں موت سے گھبراتا ہوں تو اور زیادہ نماز پڑھتا۔

اور یہ کہہ کر دعا کے لئے اپنے مقدس ہاتھوں کو فضا میں بلند کیا :

"اللهم احصهم عددا ۔ واقتلهم بددا ولا بتق منهم احداً ۔ "

یہ ہو چکا تو اس راہ حق میں قربان ہونے والے صبر و رضا کے پیکر نے اپنی گردن جھکا لی اور جبکہ اس کے رشتہ حیات کو منقطع کرنے کے لئے تلوار اس کے سر پر چمکی ہے تو جوش محبوبیت میں وہ بے اختیار بول اٹھا :

فلست ابالي حين اقتل مسلما
على اى جنب كان فى الله مصرعى
وذالك فى ذات الا له وان يشاء
يبارك علىٰ اوصال شلوممز

بقیہ صفحہ :41 پر

مولانا عبداللطیف مسعود

# عالم برزخ اور ارشادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱............ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب مسلمان سے قبر میں سوال ہوتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پھر فرمایا کہ خدا کے اس فرمان کا یہی مصداق ہے:" یثبت اللّٰہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ۰"یعنی فی القبر دوسری روایت میں ہے کہ یہ آیت عذاب قبر کے بارہ میں نازل ہوئی۔ میت سے پوچھا جاتا ہے:"من ربك۰" (تیرا رب کون ہے)وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔(متفق علیہ)(مشکوٰۃ ص ۲۴ باب عذاب القبر)

۲............ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب آدمی کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ آنے والے واپس چلے جاتے ہیں وہ ابھی ان کے جوتوں کی آوازیں سنتا ہوتا ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آجاتے ہیں اسے اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ:" ماتقول فی ھذا الرجل۰"یعنی اس مرد(نبی کریم ﷺ) کے متعلق تیرا کیا عقیدہ تھا تو مومن جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ خدا کے بندے اور رسول تھے تو اسے کہا جاتا ہے کہ تو اپنا جہنم والا ٹھکانہ دیکھ کہ اللہ نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانہ عنایت فرمادیا ہے تو وہ دونوں کو دیکھ لیتا ہے اور منافق اور کافر کو جب کہا جاتا ہے کہ اس مرد(نبی کریم ﷺ) کے متعلق تیرا کیا عقیدہ تھا تو وہ کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا میں تو لوگوں والی بات ہی کہہ دیتا تھا تو اسے کہا جاتا ہے کہ نہ تو نے جانا اور نہ پڑھا اور اسے لوہے کے ہتھوڑوں سے ایسے مارا جاتا ہے کہ وہ ایسی چیخ مارتا ہے کہ سوائے جن و انسان کے آس پاس والی تمام مخلوق سن لیتی ہے۔(مشکوٰۃ شریف ص ۲۵)

۳............ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نقل ہے کہ فرمایا خاتم المرسلین ﷺ نے کہ جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو اسے صبح شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اور اگر وہ جنتی ہو تو جنت کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اور اگر وہ دوزخیوں میں سے ہو تو دوزخ کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے حتیٰ کہ اللہ تجھے

قیامت میں اس میں بھیج دے۔

۴............ حضرت زید بن ثابتؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ آنحضورﷺ بنو نجار کے باغ میں اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم بھی ساتھ تھے کہ اچانک آپ کا خچر ایسا بدکا کہ قریب تھا کہ آپ کو گرا دیتا اور پاس ہی چھ یا پانچ قبریں تھیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کب مرے تھے؟۔ اس نے کہا کہ زمانہ شرک میں۔ فرمایا کہ یہ نوع انسانی قبروں میں آزمائی جاتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا کہ تم پھر اپنے مردے قبروں میں دفن کرنے ترک کردو تو میں خدا سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سنادے جو میں سن رہا ہوں۔ پھر آپﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ فرمایا: ” نعوذوا باللّٰہ من عذاب النار قالوا نعوذ باللّٰہ من عذاب النار۔ “یعنی آگ کے عذاب سے پناہ مانگو تو ہم نے کہا کہ ہم عذاب نار سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ عذاب قبر سے خدا کی پناہ مانگو تو ہم نے کہا کہ ہم عذاب قبر سے خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ فرمایا کہ ظاہری اور باطنی فتنوں سے خدا کی پناہ مانگو۔ وہ کہنے لگے کہ ہم ظاہری اور باطنی فتنوں سے خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ فرمایا مسیح دجال سے خدا کی پناہ مانگو۔ وہ کہنے لگے کہ ہم فتنہ دجال سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔

۵............ فرمایا رسول اللہﷺ نے کہ میت کے پاس دو فرشتے آکر اسے اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں: ” من ربك۔ “کہ تیرا پروردگار کون سا ہے؟۔ میت کہتی ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ: ” مادینك۔ “تیرا دین کیا ہے؟۔ مردہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ اس مرد حق (نبی کریمﷺ) کے بارہ میں تیرا کیا عقیدہ ہے جو تم میں بھیجے گئے تھے؟۔ تو وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول تھے۔ وہ پوچھتے ہیں کہ تجھے کیسے پتہ چلا۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے خدا کی کتاب پڑھی تو اس پر ایمان لایا اور اسے سچ سمجھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ عذاب قبر کا مسئلہ اس آیت میں ہے: ” یثبت اللّٰہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ۔ “فرمایا پھر ایک اعلان کرنے والا آسمان سے اعلان کرتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ لہٰذا اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھادو اور اسے جنت کا لباس پہنادو اور اس کی طرف جنت کا ایک دروازہ بھی کھول دو۔ چنانچہ ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس سے جنت کی خوشبو اور ہوا آتی رہتی ہے۔ نیز اس کی قبر کو حد نگاہ تک وسیع اور کشادہ کردیا جاتا ہے۔

پھر آپ نے کافر کی موت کا ذکر فرمایا۔ فرمایا کہ پھر اس کی روح جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آکر اسے اٹھا کر بٹھاتے ہیں پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ: ” من ربك۔ “تیرا رب کون ہے؟۔ وہ کہتا ہے ہائے ہائے مجھے تو کچھ پتہ نہیں۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟۔ کافر مردہ وہی جواب دیتا ہے کہ ہائے

ہائے مجھے تو کچھ علم نہیں۔ فرشتے تیسرا سوال یہ کرتے ہیں کہ تیرا اس مرد حق (نبی کریم ﷺ) کے بارے میں کیا عقیدہ ہے جو تم میں بھیجا گیا۔ وہ اسی طرح جواب دیتا ہے کہ ہائے ہائے مجھے کچھ پتہ نہیں۔ اس پر آسمان سے ایک منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اس نے سب جھوٹ بولا ہے۔ لہٰذا اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھا دو اور اسے آگ کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو جس سے اس کی طرف لو اور گرم ہوا آنے لگتی ہے۔ فرمایا اس کی قبر بھی اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر اور ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں۔ نیز اس پر ایک اندھے اور بہرے فرشتے کی ڈیوٹی لگا دی جاتی ہے جس کے ہاتھ میں ایسا لوہے کا ہتھوڑا ہوتا ہے کہ اگر وہ پہاڑ پر مارا جائے: "لصار ترابا۔" تو وہ بھی خاک ہو جائے۔ پھر وہ اس کو اس ہتھوڑے سے ایسا مارتا ہے کہ مشرق و مغرب کی ہر مخلوق سوائے انسان و جن کے اسے سنتی ہے۔ چنانچہ وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے پھر اس میں روح کو لوٹایا جاتا ہے۔ (تاکہ پھر اسے یہ سزا دی جا سکے۔)

۶............ حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اسے تمثیلاً سورج دکھائی دیتا ہے گویا کہ وہ غروب ہو رہا ہے۔ اس پر میت آنکھیں ملتے ہوئے بیٹھ جاتی ہے اور کہتی ہے کہ چھوڑو میں نماز ادا کر لوں۔ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف ص ۲۶)

۷............ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مردہ قبر میں پہنچ جاتا ہے تو وہ اپنی قبر میں بغیر کسی گھبراہٹ و پریشانی کے اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ تو کس عقیدہ پر تھا تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں دین اسلام پر تھا پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ مرد حق (نبی کریم ﷺ) کون تھے تو وہ جواب میں کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ جو ہمارے لئے خدا کی طرف سے واضح دلائل لے کر تشریف لائے۔ ہم نے آپ کی تصدیق کی پھر دریافت کیا جاتا ہے کہ کیا تو نے خدا کو دیکھا ہے تو وہ کہتا ہے کہ خدا کو دیکھنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس پر اس کے لئے جہنم کی طرف سے ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ وہ اسے دیکھتا ہے کہ اس میں تلاطم برپا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ تو نے دیکھا جس سے خدا نے تجھے محفوظ فرمایا۔ پھر اس کے لئے جنت کی طرف سے کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ وہ اس کی تروتازگی اور دوسرے مناظر کو ملاحظہ کرتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ اب یہ تیرا ٹھکانہ ہے اس یقین و ایمان کی بدولت جس پر تو قائم تھا اور جس پر تیری موت واقع ہوئی ہے اور اس پر تو خدا نے چاہا تو اٹھایا جائے گا۔

اس کے برعکس بدکار آدمی قبر میں گھبراہٹ اور پریشانی کی حالت میں اٹھے گا۔ اسے کہا جائے گا کہ تو کس دین پر تھا؟۔ وہ کہتا ہے مجھے کچھ پتہ نہیں۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ یہ مرد حق (نبی کریم ﷺ) کون تھے تو وہ

کہے گا میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تو میں نے بھی وہی کہہ دی۔ اس پر اس کے لئے جنت کی طرف سے ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ وہ اس کی تروتازگی اور دوسرے مناظر کو دیکھتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ دیکھ یہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھے محروم کر دیا۔ اس کے بعد اس کے لئے جہنم کی طرف سے ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ وہ اس کی طرف دیکھتا ہے کہ اس میں خوب تلاطم اور توڑ پھوڑ برپا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ اب یہ تیرا ٹھکانہ ہے۔ اس شک اور بے یقینی کی بنیاد پر جس پر تو تھا اور جس پر تو مرا اور اسی پر تو انشاء اللہ اٹھے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۷)

اللهم اعذنا من فتنة القبروعذاب النار بحرمة عزتك وعفوك ياارحم الراحمين ۔ آمین!

۸............ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس کالے رنگ کے نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے۔ وہ اس میت سے دریافت کرتے ہیں کہ تیرا اس مرد حق (نبی کریم ﷺ) کے بارہ میں کیا نظریہ تھا تو میت جواب دیتی ہے: ”هوعبدالله ورسوله ۔“ یعنی وہ خدا کے بندے اور رسول تھے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اس پر وہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہمیں پہلے ہی معلوم تھا کہ تو یہی جواب دے گا۔ اس کے بعد اس کی قبر ستر ستر ہاتھ تک وسیع کر دی جاتی ہے اور اسے روشن کر دیا جاتا ہے اور پھر میت کو کہا جاتا ہے کہ سو جا۔ وہ کہتا ہے کہ میں واپس اپنے گھر جاؤں گا اور انہیں ان امور کی اطلاع دوں گا۔ وہ کہتے ہیں کہ: ”نم كنومة العروس الذى لا يوقظه الا احب اهله اليه ۔“ یعنی دلہن کی طرح سو جاؤ کہ جسے اس کے محبوب ترین فرد خانہ (خاوند) کے سوا کوئی نہیں جگاتا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے (روز محشر) اس آرام گاہ سے اٹھائے گا۔

اگر وہ میت منافق ہو تو وہ سوال کے جواب میں کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تھا تو میں نے بھی ویسے ہی کہہ دیا۔ ویسے مجھے حقیقت حال کا علم نہیں۔ تو وہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم تھا کہ تو ایسا ہی جواب دے گا۔ پھر زمین کو حکم ہوگا: ”التمى عليه ۔“ یعنی اس پر تنگ ہو جا۔ وہ اس پر تنگ ہو جائے گی۔ یعنی اسے خوب دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر ہو جائیں گی۔ پھر وہ اس طرح عذاب میں مبتلا رہے گا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اٹھا کھڑا کرے گا۔

# عذاب قبر کی ہولناکی

۹.........ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت میرے ہاں آئی۔اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے محفوظ رکھے۔ حضرت عائشہؓ نے آنحضور ﷺ سے اس بارہ میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں عذاب قبر برحق ہے۔ ام المومنینؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہر نماز کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔(مشکوۃ شریف ص ۲۵)

اللھم اعذنا من عذاب القبر بحرمة خاتم النبيين وشفيع المذنبين ﷺ

واجعلنا من اتباعه برحمتك وفضلك ياارحم الراحمين!

۱۰.........حضرت عثمانؓ کے متعلق منقول ہے کہ جب وہ کسی قبر پر کھڑے ہوتے تھے تو اس قدر آہ وزاری کرتے کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ آپ کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے کہ آپ جنت و جہنم کا تذکرہ کرتے ہیں تو اس قدر نہیں روتے۔ لیکن ذکر قبر سے آپ یہ حال کر لیتے ہیں تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیشک قبر آخرت کے مرحلوں میں سے پہلا مرحلہ ہے۔ اگر کوئی اس سے چھوٹ گیا تو اس سے اگلے مراحل باسہولت طے ہو جائیں گے اور اگر اس سے ہی نہ رہا ہو سکا تو اگلے مراحل اس سے بھی شدید اور پریشان کن ہوں گے۔ (العیاذ باللہ) نیز فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں نے آخرت کا جو بھی منظر دیکھا ان سب میں قبر کا منظر سب سے ہولناک پایا ہے۔ اللھم انا نعوذبك من عذاب القبر بحرمة عزتك وجلالك وبحرمة حبيبك رحمة للعالمين ﷺ!

۱۱.........حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کا بیان ہے کہ آنحضور ﷺ نے دوران خطبہ قبر کی آزمائش کا ذکر فرمایا تو اس ذکر فرمانے پر صحابہ کرامؓ گھبرا کر چیخ اٹھے۔(بخاری) سنن نسائی میں آگے یہ بھی ہے کہ اس گھبراہٹ کی آواز کے دوران میں آپ کا ارشاد نہ سمجھ سکی تو جب یہ حالت اختتام پذیر ہوئی تو میں نے اپنے قریب بیٹھے ایک آدمی سے کہا کہ خدا تجھے برکت دے خدا کے رسول ﷺ نے آخر میں کیا ارشاد فرمایا تھا تو اس نے کہا کہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ تم قبروں میں فتنہ دجال کی طرح آزمائے جاؤ گے۔(مشکوۃ شریف ص ۲۶)

۱۲.........فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قبر میں کافر پر ۹۹ ناگ مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو اسے ڈستے اور کاٹتے رہتے ہیں یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ اگر ان میں سے ایک ناگ زمین پر پھنکار مار دے تو قیامت تک کوئی روئیدگی پیدا نہ ہو سکے۔(ص ۲۶)

۱۳............ حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ ہم حضرت سعدؓ کی وفات پر آنحضور ﷺ کے ہمراہ گئے۔ جب آنحضور ﷺ نے ان پر نماز پڑھ کر ان کو قبر میں رکھا اور مٹی برابر ہو گئی تو آپ نے دیر تک تسبیح فرمائی پھر اللہ اکبر کہا۔ عرض کیا گیا اے خدا کے رسول آپ نے پہلے تسبیح کیونکر فرمائی تو فرمایا کہ خدا کے اس نیک بندے پر قبر تنگ ہو گئی تھی پھر کشادہ ہو گئی۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اس (سعدؓ) کی وفات پر عرش بھی لرز گیا اور آسمان کے دروازے کھل گئے اور ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے پھر اس پر قبر کی گھٹن وارد ہو گئی اس کے بعد کشادگی ہو گئی۔ (نسائی، مشکوٰۃ ص ۲۶)

۱۴............ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مرنے والے کے پاس فرشتے آتے ہیں تو اگر وہ نیکوکار ہو تو کہتے ہیں اے پاک روح جو پاک بدن میں تھی تو عمدہ حالت میں نکل اور تجھے راحت و آرام اور غیر ناراض پروردگار کے حضور حاضر ہونے کی خوشخبری ہو۔ یہ کہتے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ روح جب بدن سے نکل جاتی ہے تو اسے آسمان کی طرف لے چلتے ہیں۔ آسمان کا دروازہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے اور پوچھا جاتا ہے کہ یہ کون ہے؟۔ وہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ یہ فلاں آدمی ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ اس پاک روح کو خوش آمدید ہو جو پاک بدن میں تھی تو قابل تعریف انداز میں داخل ہو اور تجھے راحت و آرام اور راضی پروردگار کے حضور پیش ہونے کی بشارت ہو۔ اسے یہ کلمات مسلسل کہے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ آسمان تک پہنچ جاتی ہے جس میں ذات باری متجلی ہے

اور جب آدمی بدکار ہو تو فرشتہ موت کہتا ہے کہ اے خبیث روح جو خبیث جسم میں تھی تو نکل بری حالت میں اور تجھے اطلاع ہو گرم کھولتے ہوئے پانی، زخموں کی پیپ اور اسی قسم کے دوسرے عذاب کی۔ اسے مسلسل کہا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ جسم سے نکل آتی ہے تو اسے آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ اس کے لئے دروازہ کھل جاتا ہے اور دریافت ہوتا ہے کہ یہ کون ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ فلاں ہے تو کہا جاتا ہے کہ اس خبیث روح کے لئے جو خبیث جسم میں تھی کوئی آؤبھگت نہیں ہے۔ نہایت بری حالت میں واپس جا تیرے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے تو اسے آسمان ہی سے پھینک دیا جاتا ہے تو وہ قبر میں جا گزیں ہو جاتی ہے۔ (پھر حساب اور بازپرس شروع ہو جاتی ہے۔) (مشکوٰۃ شریف ص ۱۴۱)

حضرت براء ابن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ آنحضور ﷺ کے ہمراہ ایک جنازہ پر نکلے جو کسی انصاری صحابیؓ کا تھا تو جب ہم قبرستان پہنچے تو قبر ابھی تیار نہ ہوئی تھی۔ آنحضور ﷺ وہاں تشریف فرما ہوئے اور ہم لوگ بھی آپ کے اردگرد ایسے بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں (یعنی بالکل

خاموش اور چپ چاپ) آپ ﷺ کے دست اقدس میں ایک لکڑی سی تھی جس سے آپ زمین کرید نے لگے پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: ”استعیذوا باللّٰہ من عذاب القبر۔“ کہ قبر کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگو۔ یہ ارشاد آپ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا کہ جب مومن شخص دنیا سے کٹ کر آخرت کی طرف پیش رفت کرنے لگتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے سفید رو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان کے پاس جنت کے کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے۔ وہ آکر دور دور تک بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت تشریف لاتے ہیں اور مرنے والے کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ اے پاک روح اپنے رب کی مغفرت اور رضامندی کے حصول کے لئے اس بدن سے نکل۔ فرمایا وہ روح اس طرح نکلتی ہے جیسے کوئی قطرہ مشک کے منہ سے آہستہ آہستہ نکلتا ہے تو فرشتے اسے لے لیتے ہیں اور فوراً اسے اس جنتی کفن اور خوشبو میں لپیٹ لیتے ہیں۔ اس سے ایسی خوشبو کے جھونکے اٹھتے ہیں کہ جس کی مثال روئے زمین پر نہیں مل سکتی پھر وہ اسے لے کر اوپر جاتے ہیں تو فرشتوں کی مجلس یا جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں یہ کیسی پاکیزہ روح ہے تو وہ عمدہ سے عمدہ نام لے کر جواب دیتے ہیں کہ یہ روح فلاں بن فلاں کی ہے۔ حتی کہ وہ آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں تو وہ کھول دیا جاتا ہے تو پھر ہر آسمان کے مقرب فرشتے اسے اگلے آسمان کی طرف باعزت طور پر رخصت کرتے ہیں کہ وہ ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: ” اکتبوا کتاب عبدی فی علیین۔“ یعنی میرے بندے کا نام اعلیٰ علیین میں درج کر لو اور اسے واپس زمین پر لوٹا دو کیونکہ میں نے انہیں زمین سے ہی پیدا کیا تھا اور (مرنے کے بعد) اسی میں لوٹاؤں گا اور پھر (روز قیامت) دوبارہ اسی سے نکالوں گا۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر اس کی روح (جیسے اللہ کو منظور ہوتا ہے) اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے تو دو فرشتے آکر اسے بٹھاتے ہیں اور سوال کرتے ہیں: ” من ربک۔“ تیرا پروردگار کون ہے؟۔ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں: ”مادینک۔“ تیرا دین کیا ہے؟۔ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ تیسرے فرشتے سوال کرتے ہیں کہ یہ صاحب جو تم میں بھیجے گئے کون تھے؟۔ تو مومن جواب دیتا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اس پر فرشتے پوچھتے ہیں کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟۔ تو مومن جواب دیتا ہے کہ میں نے خدا کی کتاب پڑھی تو میں اس پر ایمان لایا اور اسے سچ مانا۔ اس پر آسمان سے اعلان ہوتا ہے کہ میرے بندے نے بالکل سچ اور درست جواب دیا۔ لہٰذا اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھا دو اور اسے جنتی لباس بھی پہنا دو۔ نیز جنت کی طرف اس کے سامنے ایک دروازہ بھی کھول دو۔ فرمایا پھر اس کے پاس قبر میں جنت کی بہار اور خوشبو آنے لگتی ہے اور

اس کی قبر حد نگاہ تک کشادہ کر دی جاتی ہے۔

مزید یہ کہ اس کے پاس ایک شخص خوبصورت بہترین لباس اور خوشبوؤں میں بسا ہوا آتا ہے۔ وہ کہتا ہے تجھے اس خوشی کی مبارک ہو۔ یہ وہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ مومن کہتا ہے کہ تو کون ہے۔ تیرا چہرہ بڑا مبارک ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں تیرا نیک عمل ہوں۔ بندہ کہتا ہے: ”رب اقم الساعة رب اقم الساعة۔“ یعنی اے رب قیامت جلد قائم کر' حشر جلدی برپا فرمادے تا کہ میں اپنے اہل و عیال میں پہنچ جاؤں۔

اب دوسری طرف فرمایا کہ مجرم اور کافر بندہ جب دنیا سے کٹ کر آخرت کی طرف پیش رفت کرتا ہے تو آسمان سے سیاہ رو فرشتے اترتے ہیں (العیاذ باللہ) ان کے پاس ٹاٹ ہوتا ہے۔ وہ کافر میت کے پاس حد نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت بھی آجاتا ہے اور آکر اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے خبیث روح اپنے رب کے غضب و غصہ کی طرف نکل تو وہ روح سارے جسم میں پھیل جاتی ہے تو ملک الموت اسے ایسے کھینچتا ہے جیسے گیلی اون سے سلاخ کو کھینچا جاتا ہے پھر وہ اسے قبضہ میں لے کر بلا مہلت اور توقف کے اس ٹاٹ میں رکھ لیتے ہیں اور اس سے بدبودار مردار سے بھی بدترین بدبو اٹھتی ہے کہ ویسی زمین پر کبھی ظاہر نہیں ہوئی پھر اسے اوپر لے جاتے ہیں تو جس جماعت ملائکہ پر گزرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ کیسی خبیث روح ہے تو فرشتے اس کے بدترین نام و لقب سے متعارف کرتے ہیں یہ فلاں بن فلاں ہے۔ جب آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں تو دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں مگر کھولا نہیں جاتا پھر آنحضور ﷺ نے تلاوت فرمائی: ”لا تفتح لھم ابواب السماء ولا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط۔“ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے کا نام سجین کے دفتر میں درج کر لو تو اس کی روح کو نیچے پٹخ دیا جاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے تلاوت فرمائی: ”من یشرک باللّٰہ فکانما خر من السماء فتخطفه الطیر او تھوی به الریح فی مکان سحیق۔“ پھر اس کی روح اس کے جسم میں واپس لوٹائی جاتی ہے اور دو فرشتے آکر اسے بٹھا لیتے ہیں۔ کہتے ہیں: ”من ربك۔“ تیرا رب کون ہے؟۔ وہ کہتا ہے: ”ھا ھا لا ادری۔“ ہائے ہائے مجھے کچھ پتہ نہیں۔ وہ کہتے ہیں: ”مادینك۔“ تیرا دین و مذہب کیا ہے؟۔ وہ کہتا ہے ہائے ہائے مجھے تو کچھ پتہ نہیں۔ پھر وہ دریافت کرتے ہیں یہ صاحب معظم جو تم میں مبعوث ہوئے وہ کون ہیں؟۔ وہ پھر ویسا ہی جواب دیتا ہے: ”ھا ھا لا ادری۔“ تو پھر آسمان سے ندا کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اس نے جھوٹ بکا ہے۔ لہٰذا اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھا دو اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو جس پر اس کی قبر میں جہنم کی تپش اور لو آنے لگتی ہے اور اس کی قبر اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں آپس میں گھس جاتی ہیں۔

تیز اس کے پاس ایک شخص نہایت سیاہ رنگ بدبو دار لباس والا اور نہایت ناگوار آتا ہے۔ آکر کہتا ہے کہ تجھے اس برے انجام اور قبیح منظر کی اطلاع ہو۔ یہ وہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ وہ مجرم کہتا ہے تو کون ہے تیرا چہرہ کتنا منحوس ہے۔ وہ کہتا ہے میں تیرا برا عمل ہوں۔ اس پر مجرم کہتا ہے اے میرے رب قیامت نہ قائم کرنا۔

دوسری روایت میں اضافہ ہے کہ جب مومن کی روح نکلتی ہے تو اس کے لئے آسمان کے فرشتے دعا واستغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ہر دروازہ کے فرشتے خدا سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح ہماری طرف سے اوپر جائے اور فرمایا کہ کافر کی روح نکالی جاتی ہے اس کی رگوں سے اور آسمان وزمین کے درمیان والے اور آسمان والے فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں اور آسمان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور ہر آسمان کے فرشتے خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح ہماری طرف سے نہ گزرے۔ (رواہ احمد، مشکوٰۃ شریف ص ۱۴۳)

---

**بقیہ: حق نما**

ہوتا۔ تیسرے یہ خیال کرتے ہیں کہ ہماری دھمکی اور زور کے دعوے سے اگر دب گئے یا اپنی متانت کی وجہ سے توجہ نہ کی تو عوام پر پورا اثر ہو گیا اور ہماری صداقت ان کے ذہن نشین ہو گی اور اگر کوئی ضرورت خیال کر کے سامنے آگیا جیسے اتفاقاً پیر صاحب سامنے آگئے تو ٹال دینا اور کوئی عذر کر کے بہانہ بنا دینا کوئی مشکل نہیں ہے کیونکہ سلطان القلم کہلاتے ہیں۔ اس کا ثبوت اس روئداد سے کامل طور سے ہوتا ہے اور مولانا مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سے اعلان دیا اور اس کا انجام بھی یہی ہوا مولوی بشیر صاحب سے مناظرہ شروع کر کے اس سے فرار کیا اس کے بعد جو چاہا لکھ کر مشتہر کر دیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ان کی پیشین گوئی کے پڑتال کے لئے قادیان گئے اور باوجود نہایت دعوے کے سامنے نہ آئے۔ غرض کہ حق طلب حضرات کے لئے یہ نظیریں ان کے جھوٹے ہونے کے نہایت واضح ہیں ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک اہل کمال صاحب دل کو اظہار حق کے لئے متعین کر دیا۔ انہوں نے متعدد رسالے لکھے اور لکھ رہے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ مسیح صاحب ان کا پہلا رسالہ دیکھ کر ان پر یہ الہام اترا کہ تم کچھ مت لکھو اپنا کام کئے جاؤ۔ یہ الہام خلیفہ صاحب کو ہونا ضرور تھا۔ کیونکہ ایسے اہل کمال بزرگ کو اس طرف توجہ ہوئی ہے کہ ان کے فضل وکمال اور ان کے زور تحریر سے خلیفہ صاحب خوب واقف ہیں۔ اس لئے جواب سے ان کی ہمت قاصر ہو گئی اور سکوت کا عمدہ عذر کیا اور الہام تو ہر ایک کو ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے: ”فالہمہا فجورہا وتقوٰہا۔“

قسط نمبر ۷

# مسئلہ ختم نبوت اور سلف صالحین (۷)

**حضرت مولانا محمد نافع صاحب**

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ باحسان الیٰ یوم الدین ۔

امت مرزائیہ نے پیش آمدہ واقعات اور پیدا شدہ مشکلات کے تحت (جون جولائی اگست ۱۹۵۲ء) سے خاص طور پر شور برپا کر رکھا ہے کہ ہم حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاتم النبیین ہی تسلیم کرتے ہیں۔ نبوت اور رسالت آپ پر ختم ہے۔ مسئلہ ختم نبوت کے متعلق اپنی برات ثابت کرنے کے لئے ان دنوں انہوں نے بڑے بڑے مضامین ٗ رسالے اور مقالے شائع کئے ہیں۔ (الفضل لاہور ۲۱ جون ۱۹۵۲ء ٗ ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء ٗ ۲ اگست ۱۹۵۲ء کے پرچے اس نوعیت کے مضامین کے لئے ملاحظہ ہوں) اور الفضل لاہور کا ایک مستقل خاتم النبیین نمبر ۲۷ جولائی ۱۹۵۲ء کو طبع کیا گیا ہے۔ اس خاص نمبر کے موٹے موٹے عنوانات عموماً دو قسم کے ہیں۔ ایک طرف تو اپنی سچائی اور برات معصومانہ انداز میں ذکر کی گئی ہے کہ ہم سچے دل سے مسلمان ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری جان فدا ہے۔ محمد ہست برہان محمد۔ ہمارا رسول فی الحقیقت تمام نبیوں اور رسولوں کا خاتم ہے۔ مجھ پر اور میری جماعت پر یہ افتراء عظیم ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ وغیرہ وغیرہ

ان سرخیوں کے ماتحت مرزا قادیانی کی عبارتوں کو ۷۲ حوالوں میں ان کی کتابوں سے پیش کیا گیا ہے۔

دوسری طرف ان عنوانات کے ماتحت کہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ مسئلہ ختم نبوت کے متعلق وہی ہے جو قرآن مجید اور احادیث اور علماء سلف صالحین کے اقوال سے ثابت ہے۔ مسئلہ ختم نبوت بزرگان دین کی نظروں میں وغیرہ وغیرہ۔ اکابر امت وسلف صالحین کی عبارات میں لفظی ومعنوی قطع برید کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی شاطرانہ سعی کی گئی ہے اور ظاہر یہ کرنا مقصود ہے کہ یہ بزرگان دین (حضرت عائشہ صدیقہؓ ٗ سیدنا علی المرتضیٰؓ ٗ محی الدین ابن عربی شیخ اکبرؒ ٗ مولانا جلال الدین رومیؒ ٗ علامہ طاہر صاحبؒ ٗ صاحب مجمع البحار ٗ امام راغب اصفہانیؒ ٗ شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ ٗ ملا علی قاریؒ ٗ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ ٗ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ٗ مولانا محمد قاسم صاحبؒ

نانوتوی، مولانا عبدالحیٔ صاحب لکھنوی قدس اللہ اسرارھم ونور اللہ مقابرہم) بھی معاذاللہ اجرائے نبوت کے قائل ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی دوسری ذات کے لئے نبوت ملنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا عنوان کے ساتھ ایڈیٹر الفضل نے لکھا ہے کہ:

”اس مضمون میں بزرگان دین کے ایسے حوالہ جات پیش کئے گئے ہیں کہ جن سے پتہ چلتا ہے کہ امت کے مقتدر علماء کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول کریم ﷺ کی غلامی میں اور حضور ﷺ کی پیروی میں غیر تشریعی امتی نبوت جاری ہے۔“(الفضل خاتم النبیین نمبر ۲۷ جولائی ۱۹۵۲ء ص ۱۷)

حالانکہ ان بزرگان دین کا وہی عقیدہ ہے جو تمام جمہور اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ حضور ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام سے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی شخص کو شرف نبوت ورسالت حاصل نہیں ہو سکتا۔ نبوت ظلی ہو یا بروزی، حقیقی ہو یا غیر حقیقی، تشریعی ہو یا غیر تشریعی، مستقل ہو یا بالتبع، ہر طرح سے ختم ہو چکی ہے۔ ہاں فیضان نبوت سے ہو سکتا ہے۔ اجزائے نبوت باقی ہیں۔ کمالات وانوار اور بشارتیں نبوت سے حاصل ہیں۔ (جیسا کہ آگے چل کر ان چیزوں کی تفصیل آئے گی۔ انشاء اللہ!)

مذکورہ سلفؒ کی عبارتوں میں تحریف وتاویل کر کے قادیانی مربیوں نے سلف صالحینؒ پر بہت بڑا بہتان باندھا ہے اور بڑی چالاکی کے ساتھ یہ افتراء عظیم تیار کیا گیا ہے کہ صحابہ کرامؓ کے زمانہ خیر القرون سے لے کر تیرھویں صدی تک ہر زمانہ کے کسی نہ کسی بڑے بزرگ عالم دین کو اس الزام میں شریک کیا گیا ہے۔

ان چند صفحات میں (بتوفیق اللہ تعالیٰ) اسی بہتان کی تردید اور افتراء علی السلفؒ کا جواب دینا مقصود ہے تاکہ عام مسلمانوں کو بزرگان دین کے اس اجماعی مسئلہ میں کسی قسم کا شک وشبہ واقع نہ ہو اور سلف کے ساتھ سوء ظنی پیدا ہونے کا احتمال نہ رہے۔

## اول: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر غلط الزام اور اس کا جواب

مرزائی امت حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قول: ”قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ“ پیش کر کے آپ کا اجرائے نبوت کے عقیدہ کے ساتھ متفق ہونا ثابت کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا اپنے زعم میں یہ بڑا مایہ ناز استدلال ہے۔ اس پر بہت کچھ حاشیہ آرائی کی جاتی ہے۔

اولاً یہ واضح رہے کہ یہ مذکورہ قول در منثور ج ۵ ص ۲۰۴ میں تحت آیت خاتم النبیین اور مجمع البحار ج ۵ کے تکملہ ص ۵۰۲ پر بلا سند واسناد درج ہے۔ قادیانی بزرگوں نے مذکورہ قول نقل کرتے وقت اس کو سیاق وسباق سے کاٹ کر اپنے موافق الفاظ ذکر کئے ہیں۔ اس کا ما قبل اور مابعد ذکر کرنے میں ان کو خسارہ تھا۔ اس لئے ترک کر دیا

گیا ہے۔ اس لئے ہم ذرا تفصیل کے ساتھ تکملہ مجمع البحار کی عبارت مذکورہ کو نقل کرتے ہیں تاکہ خود صاحب کتاب کی زبان سے مطلب واضح ہو جائے:

”وفی حدیث عیسیٰ انه یقتل الخنزیر ویکسر الصلیب ویزید فی الحلال ای یزید فی حلال نفسه بأن یتزوج ویولدله وکان لم یتزوج قبل رفعه الی السماء فزاد بعد الهبوط فی الحلال فحینئذٍ یومن کل احد من اہل الکتاب للیقین بانه بشروعن عائشة قولوا انه خاتم الانبیاء ولاتقولوا لانبی بعده وہذا ناظر الیٰ نزول عیسیٰ وهذا ایضاً لاینافی حدیث لانبی بعدی لانه ارا دلانبی ینسخ شرعه۰ تکمله مجمع البحار ج۵ص۵۰۲ طبع۱۹۹٤ مدینه منوره“

یعنی عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور حلال چیزوں میں زیادتی کریں گے یعنی نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔ آسمان کی طرف چلے جانے سے پہلے انہوں نے شادی نہیں کی تھی۔ ان کے آسمان سے اترنے کے بعد حلال میں اضافہ ہوگا۔ (شادی سے اولاد ہوگی) اس زمانے میں ہر ایک اہل کتاب ان پر ایمان لائے گا۔ یقیناً یہ بشر ہیں (یعنی خدا نہیں ہیں جیسا کہ عیسائیوں نے عقیدہ گھڑ رکھا ہے) اور صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ حضور ﷺ کو خاتم النبیین کہو اور یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ یہ صدیقہؓ کا فرمان ”لاتقولوا لانبی بعده“ اس بات کے مدنظر مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور یہ نزول علیہ السلام حدیث شریف لانبی بعدی کے مخالف نہیں ہے۔ اس لئے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ کے دین کا ناسخ ہو (اور عیسیٰ علیہ السلام دین محمدی کی اشاعت اور ترویج کے لئے نازل ہوں گے نہ کہ اس دین کو منسوخ کرنے کے لئے۔)

تکملہ مجمع کی تمام عبارت پر نظر کرنے سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ حضرت صدیقہؓ کا لانبی بعدہ کہنے سے منع فرمانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے یقیناً ہوگا اور حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں کے الفاظ سے ان کے عموم کے اعتبار سے عوام کو شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ پھر تو عیسیٰ علیہ السلام بھی نہیں آئیں گے۔ اس شبہ اور وہم کو دور کرنے کے لئے حضرت صدیقہؓ نے بعض اوقات ایسا کہنے سے منع فرمایا ہے۔

**ثانیاً**: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ امت مسلمہ کے متفقہ عقیدہ کے موافق ختم نبوت کی قائل ہیں اور اس اجماعی عقیدہ اور اتفاقی مسئلہ پر خود انہوں نے نبی کریم ﷺ سے صحیح روایات بیان فرمائی ہیں:

پہلی روایت: ”عن عائشة ان النبی ﷺ قال لایبقی بعدی من النبوة شی الا

المبشرات قالوا یارسول اللّٰہ ماالمبشرات قال الرؤیا الصالحہ یراھا الرجل اوتریٰ لہ۰ مسند امام احمد ص۱۲۹ج۶’ درواہ البیہقی فی شعب الایمان وکنزالعمال ج۱۵ص۳۷۱حدیث ۴۱۴۲۳ بروایتہ خطیب‘‘

ترجمہ :......’’حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کچھ بھی نبوت باقی نہیں رہی۔ ہاں صرف مبشرات باقی رہ گئے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مبشرات کیا چیز ہے تو آپ نے فرمایا کہ اچھے خواب ہیں۔ آدمی ان کو خود دیکھتا ہے یا اس کے حق میں کوئی دوسرا آدمی دیکھتا ہے۔‘‘

دوسری روایت :’’ عن عائشۃ قالت قال رسول اللّٰہ ﷺ انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم مساجد الانبیاء۰ کنزالعمال ج۱۲ص ۲۷۰ حدیث نمبر۳۴۹۹۹‘‘

ترجمہ :......’’یعنی حضرت صدیقہؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمام نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں اور میری مسجد کے بعد کسی دوسرے نبی کی مسجد نہیں ہوگی۔‘‘

ختم نبوت کی ان احادیث کو خود عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں۔ دوسرے صحابہ کرامؓ کی طرح کسی تاویل وتشریح کے بغیر ذکر کرتی ہیں تو اس کا صاف مقصد یہ ہے کہ حضرت ام المومنین اس مسئلہ پر مہر تصدیق ثبت کررہی ہیں کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہوچکا ہے۔ تشریعی ہو یا غیر تشریعی، مستقل یا غیر مستقل۔

ثالثاً : یہ مرزائی امت کے استدلال کے متعلق نرالے اصول ہیں۔ ایک طرف تو حضرت صدیقہؓ کی طرف جو مجہول الاسناد قول منسوب ہے معتبر ومستند مانا جارہا ہے اور اس کو بڑے آب وتاب کے ساتھ ہمیشہ پیش کیا جاتا ہے اور باوجود تلاش کے اس قول کی صحیح تخریج صحیح اسناد کے ساتھ مرزائیوں کو تاحال نہیں مل سکی۔ دوسری طرف صحیح احادیث مرفوعہ کا ذخیرہ کا ذخیرہ جس میں ختم نبوت روزروشن کی طرح واضح ہے ناقابل قبول ہے۔

سچ ہے کہ :

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ناظرین کرام کو معلوم ہونا چاہئے کہ قادیانی جماعت رسول کریم ﷺ کی احادیث صحیحہ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتی ہے جو حدیث ان کے مسلک کے موافق ہو اس کو تسلیم کرلیا جائے اور جو روایت قادیانی مذاق کے خلاف واقع ہو اس کو رد کردیا جائے۔

مندرجہ ذیل حوالہ جات میں مرزا قادیانی نے اس مسئلہ کو بہ اصاف کردیا ہے :

اول :’’اور جو شخص حکم ہوکر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا

سے علم پاکر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پاکر رد کرے۔"(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۰' خزائن ج ۱۷ص ۵۱)

دوم: "اور ہم اس کے جواب میں خداتعالیٰ کی قسم کھاکر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔"(اعجاز احمدی ص ۳۰' خزائن ج ۱۹ص ۱۴۰)

حضرات! مرزائیوں کے نزدیک حضور کے فرمان پاک کو قبول اور رد کرنے کا معیار یہ ہے جو مرزا قادیانی نے مذکورہ عبارت میں واضح کردیا ہے۔استدلال حدیث کے معاملہ میں مرزائیوں کے لئے یہی اصل الاصول ہے۔ دوسری کوئی صحیح سے صحیح حدیث ان کے ہاں قابل قبول نہیں۔ عوام کی آگاہی کے لئے یہ تحریر کردیا ہے۔یادرہے کہ مذکورہ بالا تفصیل کے ساتھ حضرت صدیقہؓ کا نظریہ جہاں واضح ہوا ہے وہاں ساتھ ہی صاحب مجمع البحار کا مسلک بھی اپنی جگہ بالکل صاف ہے۔ان کا اعتقاد جمہور اہل اسلام کے خلاف ہرگز نہیں ہے۔یہ مرزائی دوستوں کا کمال ہے۔ عبارتی ہیرپھیر کرکے انہوں نے اپنی ہم نوائی میں متعدد حضرات کو شمار کرلیا ہے۔

## دوم: سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ پر بہتان اور اس کا جواب

ابوعبدالرحمٰن بن سلمٰی ذکر کرتے ہیں کہ میں حسنؓ و حسینؓ کو پڑھا رہا تھا۔ایک دفعہ حضرت علیؓ میرے پاس سے گزرے:" قال لی اقراء هما وخاتم النبیین وبفتح التاء."(یعنی مجھے حضرت علیؓ نے کہا کہ خاتم النبیین کی فتح تاء کے ساتھ ان دونوں کو پڑھانا) یہاں سے اجرائے نبوت کے متعلق قادیانیوں کا استدلال سننے کے قابل ہے:

"زیر کے ساتھ پڑھانے سے حضرت علیؓ کو اس بات کا خطرہ تھا کہ کہیں بچوں کے ذہن میں نبوت کے متعلق خلاف حقیقت عقیدہ نہ بیٹھ جائے۔"(الفضل لاہور ۷ ۲جولائی ۵۲ء)

سبحان اللہ چٹکی استدلال پر قربان جایئے۔کہاں ہے فن تجوید میں قرات کا مسئلہ کہاں اجرائے نبوت کے متعلق مرزائیوں کا اختراعی احتمال؟ صاف بات ہے۔بچوں کو تعلیم کے وقت مختلف قراۃ جتلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآن مجید کی عبارت ضبط کرائی ان کو فی الحال مقصود ہوتی ہے۔لہذا معلم کو حضرت علیؓ نے ہدایت فرمادی ایک ہی مشہور قراۃ پر عبارت قرآن ضبط کرائی جائے۔بکسر تاء والی قراۃ سکھلانے کی ان کو فی الحال کوئی حاجت نہیں۔ مرزائی حضرات یہاں سے جو دوسرا راہ اختیار کررہے ہیں خواہ مخواہ سیدنا علی المرتضیٰؓ پر اجرائے نبوت کا افتراء اور

بہتان باندھ رہے ہیں۔ اس پر ان کے پاس کون سے دلائل موجود ہیں۔ یہ مذکورہ عبارت میں: ”خطرہ ہی خطرہ“ والا استدلال تو ماشاء اللہ بڑا قوی ہے۔ اس کو تو رہنے دیجئے۔ کوئی اور دلیل آپ کے پاس ہے تو بیان فرمائیے گا۔ ہم سیدنا علی المرتضیٰؓ کا مسلک مسئلہ ختم نبوت کے متعلق اس باب علم کی زبانی واضح کرتے ہیں تاکہ ”خطرات“ پیدا کرنے اور احتمالات نکالنے کی ضرورت ہی نہ پیش آئے۔

پہلی روایت: حضرت علیؓ حضور نبی کریم ﷺ کے بدن مبارک کا حلیہ شریف بیان فرماتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ: ”بين كتفيه خاتم النبوة وهو خاتم النبيين۔ مشكوٰة شريف ص۵۱۷، ترمذی ج۲ باب ماجاء فی صفة النبی ﷺ ص ۲۰۵“ یعنی آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ ﷺ تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔

دوسری روایت: اس میں حضرت علیؓ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ غزوہ تبوک کے موقعہ پر آنحضرت ﷺ مع اپنے صحابہ کرامؓ و مجاہدین اسلام جہاد کے لئے مدینہ شریف سے تبوک کی طرف روانہ ہونے لگے تو نبی کریم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے اس مدت سفر تک اپنا خلیفہ اور قائم مقام تجویز کر کے مدینہ چھوڑ جانا چاہتا ہوں۔ اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ساتھ لے جانے کی جائے پیچھے چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں تو حضور ﷺ نے مجھے تسلی دلاتے ہوئے فرمایا: ”الا ترضىٰ ان تكون منى بمنزلة هارون من موسىٰ الا انه لانبى بعدى۔“ (اس واقعہ کو بخاری ج۲ باب غزوہ تبوک ص ۶۳۳، مسلم ج۲ باب فضائل علی بن ابی طالب و طبرانی ج۵ ص ۲۰۳ حدیث نمبر ۵۰۹۴، صاحب کنزالعمال ج۱۳ ص ۱۵۸ حدیث نمبر ۳۶۴۸۸ وغیرہم محدثین نے سعد بن ابی وقاصؓ سے خود حضرت علیؓ سے اور حضرت عمرؓ سے ابن عباسؓ سے حبشی ابن خبارہؓ سے اسماء بنت عمیسؓ سے ذکر کیا ہے)

ترجمہ:...... ”اے علیؓ تیرا مقام اور درجہ میری بہ نسبت وہی ہے جیسے ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کی بہ نسبت حاصل ہوا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“

حضرت علیؓ کی اس روایت کے بعد بشرط انصاف اس خیال کی گنجائش ہی نہیں رہتی کہ علی المرتضیٰؓ بھی نبوت کے اجراء کو صحیح تسلیم کرتے ہوں۔ ہرگز نہیں۔ مولا علیؓ دوسرے تمام صحابہ کرامؓ کی طرح حضور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی یقین کرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے خود امت مسلمہ پر مذکورہ بالا روایات کے ذریعہ اس چیز کو روشن فرمادیا ہے۔

بلکہ یہاں اس روایت: ”ان تكون منى بمنزلة هارون من موسىٰ الا انه لانبى

بعدی ۔ ‘‘ نے اس تاویل و توجیہ کو ختم کر کے رکھ دیا ہے جو مرزائی صاحبان ذکر کیا کرتے ہیں کہ حدیث لا نبی بعدی میں مستقل نبی صاحب شریعت نبی کی نفی حضور ﷺ نے فرمائی ہے غیر مستقل اور غیر تشریعی نبی بالتبع نبی کی نفی مراد نہیں ہے۔

حضرات! ہر ایک اہل علم جانتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام مستقل صاحب شریعت اور صاحب کتاب نبی تھے اور ہارون علیہ السلام ان کے بھائی غیر مستقل اور تشریعی نبی تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کے تابع ہو کر تبلیغ دین کا کام کرتے تھے۔ ان دونوں پیغمبروں کے آپس میں نائب مناب ایک دوسرے کا خلیفہ اور تابع متبوع ہونے کی حیثیت کو آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد علی المرتضیٰؓ کے درمیان تشبیہ دی۔ اس پر شبہ ہو سکتا تھا۔ ہارون جیسے تابع ہو کر نبی ہیں ایسے ہی حضرت علیؓ کو بھی تابع ہو کر نبوت حاصل ہو سکتی ہے تو اس وہم فاسد اور خیال کاسد کو آپ ﷺ نے رد فرمایا۔ کہ الا انہ لا نبی بعدی جس کا صاف مطلب ماقبل کے اعتبار سے یہی ہے کہ میرے بعد بالتبع نبوت اور غیر مستقل نبوت بھی کسی کو ہرگز حاصل نہیں ہے اور قیامت تک کسی قسم کا کوئی نبی ظلی ہو بروزی بالتبع ہو یا غیر مستقل نہیں ہو گا۔

ناظرین کرام خیال فرمائیں خاتم النبیین کو فتح التاء کے ساتھ تعلیم دینے کے متعلق حضرت علیؓ کے ارشاد فرمانے سے ان کے اجرائے نبوت کے عقیدہ کو استنباط کرنا کہاں تک درست ہو سکتا ہے ؟۔

## سوم : شیخ محی الدین ابن عربی پر اجرائے نبوت کا الزام

اولاً قبل اس کے کہ ہم شیخ اکبر پر افتراء کا جواب ذکر کریں اس سے مطلع کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ مرزائیوں کو شیخ کی عبارت سے اپنے مسلک کی تائید حاصل کرنے کا انصافاً کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی نے جو اس طبقہ کے روحانی باپ ہیں اپنی تصانیف (فتویٰ الحاد ایک خط اور تقریر) میں شیخ اکبر کو مسئلہ وحدۃ الوجود کے سلسلہ میں ملحد اور زندیق (بے دین) قرار دیا ہے۔ مرزائیوں کو شرم کرنی چاہئے کہ جس شخص کو آپ کا لاجان ملحد زندیق' بے دین یقین کرتا ہو اس کی عبارات سے سہارا پکڑنا تمہارے لئے قطعاً ناجائز ہے بلکہ ایسا کرنے میں اپنے نبی کی عملاً نافرمانی ہے۔ لہٰذا اس وبال نافرمانی سے آپ لوگوں کو خوف کرنا چاہئے۔

شیخ اکبرؒ دوسرے جمہور اہل اسلام کی طرح قائل ہیں کہ نبوت ختم ہو چکی ہے۔ نبی کریم ﷺ سب نبیوں کے آخری پیغمبر ہیں۔ حضور علیہ السلام کے بعد دروازہ نبوت بند ہو چکا ہے۔ آسمان سے وحی دین الٰہی کسی آدمی پر نبی کریم ﷺ کے بعد قیامت تک ہرگز نہیں آسکتی ۔ ہاں! کمالات نبوت' انوار نبوت' فضائل و شمائل رسالت اور بشارتیں نبوت سے اس فیضان کو شیخ ہمیشہ جاری تسلیم کرتے ہیں اور اکابر امت بھی ان چیزوں کو صحیح تسلیم کرتے ہیں

اور ان نبوت کے فضائل وکمالات کو اجزائے نبوت سے تعبیر کیا جاتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ :

۱...... ”ذهبت النبوة وبقيت المبشرات ۰ ابن ماجه باب الرؤيا الصالحه ص۲۷۸“( نبوت گزر چکی ہے البتہ اس کے مبشرات باقی ہیں۔)

۲...... اور حدیث میں فرمایا گیا: ” الرؤيا الصالحة جزء من ستة واربعين جزاءً من النبوة ۰ بخاری ج۲ باب رؤیا الصالحة ص۱۰۳۵‘ مسلم ج۲ کتاب الرؤیا ص۲۴۲‘ مشکوٰة شریف ص ۳۹۴“(یعنی اچھا خواب اجزائے نبوت میں سے چھیالیسواں جزو ہے۔)

۳...... ” قال السمت الحسن والتسئودة والا قتصاد جزء من اربع وعشرين جزاء من النبوت ۰ مشکوٰة بحواله ترمذی ص ۴۳۰“(یعنی اچھا خلق اور آہستگی سے کام کرنا اور ہر امر میں میانہ روی اختیار کرنا نبوت کے اجزاء میں سے چوبیسواں جزء ہے۔)

یہ روایات صحیحہ صاف بتارہی ہیں کہ کمالات نبوت اور فضائل رسالت کو آنحضور ﷺ نے نبوت کی جزؤں کے نام سے ذکر فرمایا ہے اور اس قسم کے اجزائے نبوت ہر زمانہ میں بعد اختتام نبوت بھی باقی ہیں اور خالص مومنوں میں پائے جاتے ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے ان اجزائے نبوت کے پائے جانے سے خود نبوت کے اجزاء کو تسلیم کیا جاسکتا ہے ؟ اور کہا جاسکتا ہے کہ نبوت باقی ہے ؟۔

**ثانیاً**: اس گزارش کے بعد اب فتوحات مکیہ میں سے شیخ کی دو عبارتیں پیش کی جاتی ہیں جس میں شیخ اکبرؒ نے اس مسئلہ کے متعلق خاص تحقیق ذکر کی ہے :

”فاخبر رسول الله ﷺ ان الرؤيا جزء من اجزاء النبوت فقد بقى للناس فى النبوة ہذا وغيره ومع هذا لايطلق اسم النبوة ولا النبى الا على المشرع خاصة فحجز ہذا الاسم لخصوص وصف معين فى النبوة ۰ فتوحات مكيه ص۴۹۵ج۲“

ترجمہ :...... ”نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ نبوت کی جزؤں میں سے اچھا خواب ایک جز ہے۔ پس نبوت میں سے لوگوں کے لئے یہ رؤیا وغیرہ باقی رہ گیا ہے۔ مگر اس کے باوجود خصوصی طور پر بجز صاحب دین وشریعت کے کسی دوسرے پر لفظ نبوت اور نبی کے نام کا اطلاق قطعاً درست نہیں۔“

ایک خاص وصف معین کی بناپر اس نام (نبی) کی بندش کردی گئی ہے :

” فما تطلق النبوة الا لمن اتصف بالمجموع فذالك النبى وتلك النبوة التى حجزت علينا وانقطعت فان جملتها التشريع بالوحى المكى فى التشريع وذالك لايكون الا لنبى

خاصة ۰ فتوحات ص٥٦٨ “

ترجمہ :...... ”نبوت کا اطلاق صرف اسی وقت درست ہو سکتا ہے جبکہ وہ ذات تمام اجزائے نبوت کے ساتھ متصف ہو۔ پس اس قسم کا نبی اور ایسی نبوت (جو تمام اجزا کو جامع اور سب کو شامل ہو) ہم (اللہ کے صالح بندوں) سے بند کر دی گئی اور بالکل منقطع ہو گئی ہے۔ اس لئے کہ اس نبوت کے جملہ اجزاء میں سے احکام دینی و شرعی ہیں جو فرشتہ کی وحی سے ہوں اور یہ کام صرف نبی کے ساتھ مخصوص ہے اور کسی کے لئے نہیں ہو سکتا۔“

خلاصہ یہ ہے کہ :

(۱)............ شیخ کے نزدیک کمالات و اجزائے نبوت لوگوں میں باقی ہیں۔

(۲)............ اجزائے نبوت کے بقا کے باوجود اس پر اسم نبوت اور لفظ نبی کا اطلاق شیخ کے نزدیک بالکل ناجائز ہے۔

(۳)............ ہاں صرف اس وقت نبی کا لفظ اور نبوت کا اطلاق درست ہے جس وقت تمام اجزائے نبوت بتمامہا مجتمع ہوں اور ان جملہ اجزاء میں سے احکام دینی و شرعی ہیں جو فرشتہ کی وحی سے نازل ہوتے ہیں۔

(۴)............ نبوت کا اصل دارومدار احکام شرعیہ پر ہے جس نبوت میں یہ اجزاء (یعنی احکام شرعی و دینی جو وحی ملکی سے حاصل ہوتے ہیں) نہ پائے جائیں اس کو شیخ نبوت ہی نہیں قرار دیتے اور بغیر ان احکام کے شیخ کے نزدیک نبوت متحقق ہی نہیں ہو سکتی۔

الغرض شیخ اکبرؒ جس چیز کے اجراء و ابقاء کے قائل ہیں (اجزاء نبوت و مبشرات و کمالات وغیرہا) وہ نبوت نہیں ہے اور جو نبوت ہے اس کے اجراء و ابقاء کے قائل نہیں۔

**ثالثاً** : اس مقام میں شیخ اکبرؒ کی وہ عبارت جو علامہ عبدالوہاب شعرانیؒ نے الیواقیت والجواہر میں نقل کی ہے وہ قابل ملاحظہ ہے۔ اس کو بلفظہ نقل کیا جاتا ہے :

”واعلم ان الملك ياتى النبى بالوحى على حالين تارة ينزل بالوحى على قلبه وتارة ياتيه فى صورة جسدية من خارج فيلقى ماجاء به الىٰ ذالك النبى على اذنه فيسمعه اويلقيه على بصره فيبصره فيحصل له من النظر مثل يحصل له من السمع سواء قال (شيخ اكبر) ہذا باب اغلق بعد موت محمد ﷺ فلا يفتح لاحد الى يوم القيامه لكن بقى للا ولياء وحى الالہام الذى لا تشريع فيه ۰ (اليواقيت والجواہر بعبد الوہاب شعرانى) جلد دوم ص٣٧ طبع مصر“

ترجمہ :...... ”عبدالوہاب شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ جاننا چاہیے کہ نبی کے پاس وحی دو طریقوں پر نازل ہوتی

ہے کبھی فرشتہ وحی کو نبی کے دل پر نازل کرتا ہے اور کبھی صورت جسدیہ کے ساتھ خارج میں آکر اس وحی کو اس کے کانوں پر اور آنکھوں کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ پس اس نبی کو آنکھوں کے دیکھنے اور کانوں سے سننے سے پورا یقین حاصل ہو جاتا ہے اور کوئی شک نہیں رہ جاتا۔ شیخ اکبرؒ نے فرمایا یہ دروازہ (وحی کے نزول کا) نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد بند کر دیا گیا ہے۔ پس اب قیامت تک کسی کے لئے یہ دروازہ نہیں کھل سکتا لیکن اولیاء اللہ کے لئے الہام (اور کشف) کا القاء جس میں کوئی احکام دینی نہیں ہوا کرتے باقی ہے۔"

مذکورہ عبارت میں شیخ اکبرؒ اور شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ دونوں حضرات کا نظریہ بالکل عیاں ہو چکا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد قیامت تک وحی ختم ہو چکی ہے اور اولیاء اللہ کو الہام یا کشف ہوا کرتا ہے۔ اس کا نام نبوت نہیں ہے۔ اس لئے کہ جب تک احکام شرعی و دینی (یعنی تشریع) نہ پائے جائیں تب تک نبوت متحقق نہیں ہوتی۔ (جیسا کہ شیخ نے سابقاً واضح کر دیا ہے) لہذا الہامات و کشوف وغیرہ سے ختم نبوت میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ نیز شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ کی کسی دوسری عبارت سے ان کی ایسی تصریح و تشریح کے بعد بزور اجرائے نبوت ثابت کرنا مصنف کے مقصود کے خلاف ہے۔ مرزائیوں کا استدلال اسی طرح ہوتا ہے کہ ایک واضح بیان کو چھوڑ کر ایک موہوم عبارت کو پکڑ کر بڑا شور مچایا کرتے ہیں۔

**رابعاً**: یہ بھی یاد رہے شیخ اکبرؒ نے جن جن چیزوں کی نفی کر دی ہے اور ان کے انقطاع اور اختتام کا قول کرتے ہیں مرزا قادیانی ان سب کے لئے ایک ایک کر کے اجرا کے مدعی ہیں۔ انصاف کے ساتھ مندرجہ ذیل حوالہ جات ملاحظہ فرما کر شیخ کے عقائد و نظریات اور مرزا قادیانی کے مزعومات کا توازن کیجئے:

۱......."اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تھا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" (خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳، ۱۵۴، حقیقت الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰)

۲......."میں خدا تعالیٰ کی ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔" (حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

۳......."حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ ..........(ذرا آگے چل کر لکھتے ہیں کہ)........... چنانچہ

وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے : ” ھوالذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله(دیکھو ص ۴۹۸ براہین احمدیہ)“اس میں صاف طور اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔“(ایک غلطی کا ازالہ ص ۳‘۲‘ خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷‘۲۰۶‘ ضمیمہ حقیقت النبوۃ ص ۲۶۱)

۴............”ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام ”قل للمؤ منین یغضوا من ابصارهم ویحفظو فروجهم ذالك ازکا لهم “ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تئیس برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی...... الخ۔“(اربعین نمبر ۴ ص ۶‘ خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

حضرات! شیخ اکبرؒ غیر مبہم اور صاف الفاظ میں بار بار کہہ رہے ہیں کہ وحی ملکی جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتی تھی اس کا دروازہ قیامت تک حضور نبی کریم ﷺ کے بعد قطعاً بند ہو چکا ہے اور کسی شخص کے لئے کھولا نہیں جاسکتا۔ صرف اولیاء اللہ اور صلحاء امت کے لئے الہام وکشف ودیگر اوصاف وکمالات نبوت باقی ہیں جو یقیناً نبوت نہیں اور مرزا قادیانی بیچارے بڑے زور شور سے کہہ رہے ہیں کہ مجھ پر بارش کی طرح وحی نازل ہوتی ہے اور میری وحی جو ۲۳ برس سے متواتر نازل ہو رہی ہے امر بھی ہے اور نہی بھی اور میرا نام وحیوں میں نبی اور رسول اور مرسل رکھا گیا ہے۔ اگر ذرہ بھر بھی انصاف ہے تو :

به ببین تفاوت راه از کجاست تابکجا

---

**بقیہ : عبرت انگیز واقعہ**

یہ فرمانا تھا کہ ابو سروعہ ابن الحارث نے اپنی بدبختی کا مظاہرہ کیا اور ایک سچے عاشق رسول کا سر تن سے جدا کر کے مخلد فی النار کا مستحق ہو گیا۔ ایک جنازہ راہ میں پڑا ہوا ہے۔ حسرت وبے کسی اس پر برس رہی ہے۔ خون سے اس کا جسم رنگین ہے۔ لبوں پر ابتک ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تبسم رقص کر رہا ہے۔ گو اس کا سر بریدہ جسم بے جان ہے لیکن پیروان اسلام کے لئے ایک زندہ سبق :

بناکر دند خوش رسمے به خاك وخون غلطی دن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاك طینت را

(الفرقان لکھنؤ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ)

آخری قسط

پروفیسر یوسف سلیم چشتی

# شناخت مجدد

## معیار نہم : عاجزی وانکساری

نواں معیار شناخت مجدد کا یہ ہے کہ اس کی تحریر اور تقریر سے عجز وانکسار عاجزی اور فروتنی نمایاں ہو۔ وہ اگرچہ علم وفضل زہد واتقاء روحانیت اور تقدس کے لحاظ سے سب پر فوقیت رکھتا ہو لیکن نخوت ' تکبر ' خودبینی اور غرور سے اس کی باطنی اور ظاہری زندگی بالکل پاک ہو :

تواضع کند ہوشمند گزیں

نہد شاخ پرمیوہ سر بر زمیں

اسے اس کی ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ اپنی تعریف وتوصیف میں دفتر کے دفتر سیاہ کرڈالے یا" انا ولا غیری "کا نعرہ بلند کرے۔ لوگ خود بخود اس کے کارنامے دیکھ کر اسے اپنا مخدوم اور مطاع تسلیم کر لیتے ہیں بلکہ بڑوں بڑوں کا سر اس کے سامنے جھک جاتا ہے۔ مکتوبات مجدد الف ثانیؒ اٹھا کر دیکھ لیجئے ایک جگہ بھی خود ستائی کا رنگ نظر نہیں آئے گا۔

لیکن بیسویں صدی عیسوی کے مجدد کی شان انبیاء سے بھی بلند نظر آتی ہے۔ مبالغہ اور تعلّی دونوں باتیں مرتبہ کمال کو پہنچی ہوئی ہیں۔ اگر کام بھی ویسا ہی ہوتا جیسا کہ نام تھا تو کسی کو مجال دم زدن نہ ہوتی لیکن افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ : "طبل بلند بانگ بباطن ہیچ" والا معاملہ نظر آتا ہے۔ ذیل میں شواہد درج کرتا ہوں :

۱............ "اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے............ پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔"

(چشمہ معرفت ص ۳۱۷' خزائن ص ۳۳۲ ج ۲۳)

۲............ "خدا نے میرے ہزارہا نشانوں سے میری وہ تائید کی ہے کہ بہت ہی کم نبی گزرے ہیں جن کی

یہ تائید کی گئی ہو۔ لیکن پھر بھی جن کے دلوں پر مہریں ہیں وہ خدا کے نشانوں سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھاتے۔"

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۸'خزائن ص ۵۸۷ ج ۲۲)

۳............"اور اس نے (خدا) نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے' جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔" (گویا از ۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۸ء ہر روز چھ نشان ظاہر ہوئے۔ الراقم مضمون)

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸'خزائن ص ۵۰۳ ج ۲۲)

۴............"میں کوئی نیا نبی نہیں مجھ سے پہلے سینکڑوں نبی آچکے ہیں جن دلائل سے کسی نبی کو سچا کہہ سکتے ہیں وہی دلائل میرے صادق ہونے کے ہیں۔ میں بھی منہاج نبوت پر آیا ہوں۔"

(ملخص اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء 'ملفوظات ص ۲۱۸'۲۱۷ ج ۱۰)

**نوٹ** :اب ہم لاہوریوں کے بیان کو سچا تسلیم کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی محض ایک مجدد تھے جیسے اس امت میں ان سے پہلے اور مجدد گزرے ہیں اور یہ کہ ان کا دعویٰ محض مجدد ہونے کا تھا یا لاہوریوں کے مرشد اور مطاع کے دعویٰ کو صحیح تسلیم کریں جس میں وہ صاف الفاظ میں نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں جیسے کہ دنیا میں ان سے پہلے بہت سے نبی آچکے ہیں۔

مرزا قادیانی تو کہتے ہیں کہ مجھے منہاج نبوت پر پرکھو لیکن ہمارے لاہوری دوست کہتے ہیں کہ نہیں مرزا قادیانی کو منہاج مجددیت پر پرکھو۔ اب ناظرین خود ہی فیصلہ کریں کہ مریدوں کی بات درست ہے یا مرشد کی اور اس بیان میں ظلی اور بروزی یا مجازی نبوت کی بھی قید نہیں ہے بلکہ اپنے آپ کو بلا تکلف جمیع انبیاء ماسبق کا ہم پلہ قرار دیا ہے۔

۵............مرزا قادیانی خاتم النبیین ہیں :

"ختمیت ازل سے محمد ﷺ کو دی گئی پھر اس کو دی گئی جسے آپ ﷺ کی روح نے تعلیم دی اور اپنا ظل بنایا۔ اس لئے مبارک ہے وہ جس نے تعلیم دی اور وہ جس نے تعلیم حاصل کی۔ پس بلا شبہ حقیقی ختمیت مقدر تھی چھٹے ہزار میں جو رحمٰن کے دنوں میں چھٹا دن ہے۔"

(ماالفرق بین آدم والمسیح الموعود ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ب'خزائن ص ۳۱۰'۳۱۱ ج ۱۶)

ناظرین !ایک ہی اقتباس میں تعلّی' تناقض' تصوف' تفسیر اجتہاد سب کچھ موجود ہے۔ تیرہ سو سال میں کوئی مجدد اس شان کا پیدا نہیں ہوا جو باوصف مجددیت خاتم النبیین بھی ہو۔ جل جلالہ'

چونکہ مرزا قادیانی نے فرمایا ہے کہ :

"جو شخص ایسا کلمہ منہ سے نکالے جس کی کوئی اصل صحیح شرع میں نہ ہو خواہ وہ ملہم ہو یا مجتہد تو اس کے

ساتھ شیطان کھیل رہا ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۱ خزائن ص ۲۱ ج ۵)

اس لئے میں بصد ادب مرزا قادیانی اور ان کے رفقاء سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ نے جو کچھ لکھا ہے کہ :" ختمیت ازل سے محمد ﷺ کو دی گئی۔(۱)...... پھر اس کو دی گئی(۲)...... جسے آپ کی روح نے تعلیم دی (۳)...... اور اپنا ظل بنایا۔ اس فقرہ میں اقوال نمبر ۱'۲'۳ پر کون کون سی نصوص قرآنی شاہد ہیں ؟۔ یعنی مرزا قادیانی نے یہ عقائد قرآن مجید یا شرع شریف کی کون سی نص سے مستنبط کئے ہیں ؟۔

پھر لکھا ہے کہ حقیقی ختمیت مقدر تھی چھٹے ہزار میں یعنی نبوت کا خاتمہ حقیقی طور پر مجددیت مرزا قادیانی کی ذات بابرکات پر ہوا۔ اس قول نمبر ۴ پر کون نص صریح دلالت کرتی ہے ؟۔

لاہوری قادیانیوں سے مجبوراً یہ سوال کرنا پڑتا ہے کہ جب مرزا قادیانی خاتم النبیین ہونے کے مدعی ہیں تو آپ لوگ ان کا مرتبہ گھٹا کر کیوں بیان کرتے ہیں ؟۔ مرزا قادیانی تو اپنے آپ کو کچھ اور ہی بیان کرتے ہیں۔ دوسرا حوالہ سنئے :

"میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔ اگر میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا تو خدا تعالیٰ میرا نام محمد احمد مصطفیٰ اور مجتبیٰ نہ رکھتا۔"

(نزول المسیح ص ۳ حاشیہ خزائن ص ۳۸۱ ج ۱۸)

مرزا قادیانی سے یہ سوال ہے کہ جناب یہ بروز' حلول عینیت اور اتحاد کی تعلیم قرآن مجید کی کون سی نص سے ماخوذ ہے ؟۔ یہ آج ہی معلوم ہوا کہ اسلام نے بھی حلول کے عقیدہ کی تعلیم دی ہے۔

لاہوری قادیانیوں سے یہ سوال ہے کہ امت محمدیہ میں کس مجدد نے اپنے آپ کو حقیقی ختمیت کا مصداق قرار دیا ہے اور کس مجدد نے حلول کی تعلیم دی ہے ؟۔ مجدد کا منصب تو صرف اصلاح امت ہوتا ہے نہ کہ دین میں رخنہ اندازی۔ قرآن مجید کی کون سی آیت میں یہ لکھا ہے کہ چھٹے ہزار میں حضرت محمد ﷺ مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ظاہر ہوں گے ؟۔

۶............ "میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اور خدا کی دوسری کتابوں پر قرآن شریف پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔" (حقیقت الوحی ص ۲۱۱ خزائن ص ۲۲۰ ج ۲۲)

۷............ "مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا توریت 'انجیل اور قرآن پر۔"

(اربعین نمبر ۴ ص ۱۹ خزائن ص ۴۵۴ ج ۱۷)

۸............ "ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور

میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔“

(اعجاز احمدی ص ۳۰' خزائن ص ۱۴۰ ج ۱۹)

۹............ مرزا قادیانی صاحب شریعت نبی ہیں: ”جہاد (یعنی دینی لڑائیوں) کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا............ پھر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔“

(اربعین نمبر ۴ ص ۱۳' حاشیہ خزائن ص ۴۴۳ ج ۱۷)

۱۰............ ”جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۶۳' خزائن ص ۱۶۸ ج ۲۲)

۱۱............ ”خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔“ (تذکرہ ص ۶۰۷ طبع ۳)

کیا مرزا قادیانی سے پہلے کسی مجدد نے یہ تعلّی کی ہے اور اپنے وجود کو معیار کفر و اسلام قرار دیا ہے؟۔

۱۲............ امام حسینؓ پر فضیلت: ”میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔“ (نزول المسیح ص ۸۱' خزائن ص ۱۹۳ ج ۱۹)

۱۳............ حضرت ابوبکر صدیقؓ پر فضیلت: ”میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔“

(معیار الاخیار اشتہار مرزا قادیانی تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۳۰' مجموعہ اشتہارات ص ۲۷۸ ج ۳)

۱۴............ ”مجھ کو وہ چیز دی گئی جو دنیا اور آخرت میں کسی شخص کو بھی نہیں دی گئی۔“

(الاستفتاء' ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۸' خزائن ص ۷۱۵ ج ۲۲)

**نوٹ**: لاہوری دوستوں سے گزارش ہے کہ کسی مجدد نے ایسے دعوی کئے ہیں؟۔

۱۵............ حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت: ”اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔“ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷' خزائن ص ۵۷۵ ج ۲۲)

۱۶............ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت:

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجا است تابہ نہد پابہ منبرم

(ازالہ اوہام ص ۱۵۷' خزائن ص ۱۸۰ ج ۳)

۱۷............ حضرت سید المرسلین ﷺ پر فضیلت : ”ہمارے نبی کریم ﷺ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس (مرزا قادیانی کے) وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی۔“ (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۷ خزائن ص ۲۶۶ ج ۱۶)

اگر یہ اقتباس کافی نہ ہو تو دوسرا ملاحظہ فرمایئے :

”اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماھی ظاہر فرمائی گئی۔“

(ازالہ اوہام ص ۶۹۱ خزائن ص ۴۷۳ ج ۳)

۱۸............ ”اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں۔ سو وہ میں ہوں۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۰ خزائن ص ۱۱۸ ج ۲۱)

**نوٹ** : کیا کسی مجدد نے تیرہ سو سال میں اس قسم کا دعویٰ کیا ہے ؟۔

۱۹............ ”مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے۔“ (تحفہ گولڑویہ ص ۶۳ خزائن ص ۱۵۳ ج ۱۷)

”میری تائید میں اس (خدا تعالیٰ) نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اگر ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔“

(حقیقت الوحی ص ۶۷ خزائن ص ۷۰ ج ۲۲)

۲۰............ ”اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو۔“ (اربعین نمبر ۴ ص ۱۴ خزائن ص ۴۴۲ ج ۱۷)

غالباً اس قدر اقتباسات میرے دعویٰ کے اثبات کے لئے کافی ہوں گے۔

## معیار دہم : کارہائے نمایاں

دسواں معیار ایک مجدد کی شناخت کا یہ ہے کہ اس کی بعثت سے بحیثیت مجموعی مسلمانوں کو خصوصاً اور دنیا کو عموماً کیا فائدہ پہنچا ؟ اسلام اور مسلمانوں کی کس کس رنگ میں اور کس حد تک خدمت کی ؟ ان کے خیالات اور

معتقدات کی کس حد تک اصلاح ہوئی ؟اسلام کو دیگر مذاہب پر کس قدر غلبہ حاصل ہوا؟اسلام کی حقانیت پر کس پایہ کی کتابیں لکھیں ؟ان سے علماء اور عوام نے کس قدر استفادہ کیا؟ کیا مجدد نے کوئی علمی کارنامہ اس مرتبہ کا اپنے پیچھے چھوڑا جس کے مطالعہ سے اخلاف کے ایمان وایقان میں اضافہ ہو سکے ؟ کیا اس کی کسی تصنیف یا خدمت کے سامنے علماء نے سر تسلیم خم کیا؟ کیا مجدد نے اسلام کا اصلی چہرہ دنیا کو دکھایا؟ کیا اس کی زندگی مسلمانوں کے لئے شمع ہدایت بنی ؟

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی اصلاحی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔امام شافعیؒ کے دینی اور علمی کارنامے روز روشن کی طرح چمک رہے ہیں۔امام غزالیؒ کی احیاء العلوم ٗامام رازیؒ کی تفسیر کبیر ٗمجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات اور شاہ ولی اللہؒ کی حجۃ اللہ البالغہ نے ہر زمانہ میں علمائے اجل سے خراج تحسین وصول کیا ہے۔امام ابن تیمیہؒ اور امام ابن حنبلؒ کی علمی اور مذہبی کتب اور اعلائے کلمۃ الحق کے معاملہ میں ان کا بے نظیر استقلال کسی دانشمند سے پوشیدہ نہیں۔سید احمد صاحب رائے بریلویؒ کے اصلاحی کارنامے چپہ چپہ کی زبان پر ہیں۔دار العلوم دیوبند اور علمی تصانیف مولانا محمد قاسمؒ کی مذہبی خدمات پر گواہ ہیں اور اسلامی دنیا ان سب کے احسانات کے بوجھ سے دبی ہوئی ہے اور ان کے خلوص اسلامی خدمات کی معترف نظر آتی ہے۔

لیکن مجدد صدی چہاردہم کا نقشہ ان سب حضرات سے مختلف ہے۔مرزا قادیانی نے ۲۳ سال نبوت کا اعلان کیا۔عالم ٗمناظر ٗامام ٗمجدد ٗمحدث ٗمسیح ٗمہدی ٗنبی ٗکرشن ٗرڈر گوپال ٗبروز محمد اور ابن اللہ سبھی کچھ بنے لیکن اسلام یا مسلمانوں کو آپ کے وجود باجود سے کوئی فائدہ نہ پہنچا۔

اگر ہم مرزا قادیانی سے کسی اعلیٰ درجہ کی علمی تصنیف کی اس بناء پر توقع نہیں کر سکتے کہ ان کی دماغی حالت صحیح نہ تھی اور حجۃ اللہ البالغہ کے پایہ کی کتاب لکھنے کے لئے علوم باطنی وظاہری کے علاوہ صحت دماغی اولین شرط ہے تاہم مراق اور ہسٹیریا کے دوران کے باوجود مختلف جسمانی اور دماغی عوارض کے باوجود جن کا انہیں اور ان کے اتباع دونوں کو اعتراف ہے جو کچھ خدمت اسلام والمسلمین ان سے بن پڑی اس کا مختصر حال ذیل میں درج کیا جاتا ہے لیکن اس کی تفصیل سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کی دماغی اور جسمانی حالت کے متعلق چند شواہد پیش کر دیئے جائیں تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ مل سکے کہ یہ باتیں بلاوجہ ان سے منسوب کر دی گئی ہیں :

۱............ ضعف کی شکایت :”دوسرا بڑا نشان یہ ہے کہ جب شادی کے متعلق مجھ پر مقدس وحی نازل ہوئی تھی تو اس وقت میرا دل ودماغ اور جسم نہایت کمزور تھا اور علاوہ ذیابیطس اور دوران سر اور تشنج قلب کے ٗدق کی بیماری کا اثر ابھی تک دور نہ ہوا تھا۔اس نہایت درجہ کے ضعف میں جب نکاح ہوا تو بعض لوگوں نے افسوس کیا

کیونکہ میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔ چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مجھے خط لکھا جو اب تک موجود ہے کہ آپ کو شادی نہیں کرنی چاہئے تھی۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی ابتلا پیش آوے۔"

(حاشیہ نزول المسیح ص ۲۰۹' خزائن حاشیہ ص ۵۸۷ ج ۱۸)

۲............"مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب السلام علیکم .......... مجھے یہ دوا بہت ہی فائدہ مند معلوم ہوئی ہے کہ چند امراض کاہلی' سستی ور طوبات معدہ اس سے دور ہو گئے ہیں۔ ایک مرض مجھے نہایت خوفناک تھی کہ صحبت کے وقت لیٹنے کی حالت میں نعوذ نکلی جاتا رہتا تھا۔ شاید قلت حرارت غریزی اس کا موجب تھی۔ وہ عارضہ بالکل جاتا رہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوا حرارت غریزی کو بھی مفید ہے اور منی کو بھی غلیظ کرتی ہے۔ غرضیکہ میں نے تو اس میں آثار نمایاں پائے ہیں۔ خاکسار مرزا غلام احمد قادیان ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ ص ۱۳' ۱۴ مجموعہ مکتوبات مرزا قادیانی)

۳............"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول (ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا جو ۱۸۸۸ء میں فوت ہو گیا تھا) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا............ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ کو ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے............ میں پردہ کرا کر مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ میں جب پاس گئی تو فرمایا میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ کو باقاعدہ (ہسٹیریا کے) دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ خاکسار نے پوچھا دورہ میں کیا ہوتا تھا؟۔ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھینچ جاتے تھے۔ خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۶' ۱۷ روایت نمبر ۱۹ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

۴............"مراق کا مرض حضرت (مرزا قادیانی) کو موروثی نہ تھا بلکہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا اور اسکا باعث سخت دماغی محنت' تفکرات' غم اور سوء ہضم تھا جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ سے ہوتا تھا۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجز قادیان ج ۲۵ شمارہ ۸ ص ۱۰ اگست ۱۹۲۶ء)

۵............"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۵۵ روایت ۳۶۸ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

۶......... ’’دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اُترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی (چادروں سے مراد بیماریاں ہیں) اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔‘‘

(ارشاد مرزا قادیانی مندرجہ تشحیذ الاذہان ماہ جون ۱۹۰۶ء‘ اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵‘ ملفوظات ص ۴۴۵ ج ۸)

۷......... ’’مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے تھیں۔ ایک شدید درد سر جس سے میں نہایت بیتاب ہو جاتا تھا......... دوسری مرض ذیابیطس تخمیناً بیس برس سے ہے جو مجھے لاحق ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۳۶۳‘ خزائن ص ۳۷۶‘ ج ۲۲)

۸......... ’’میں ایک دائم المرض آدمی ہوں......... ہمیشہ سر درد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے اور دوسری......... ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے۔‘‘

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳‘۴ ص ۴‘ خزائن ص ۴۷۰‘ ۴۷۱ ج ۱۷)

۹......... ’’حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر‘ درد سر‘ کمی خواب‘ تشنج دل‘ بدہضمی‘ اسہال‘ کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز ج ۲۶ شمارہ ۵ ص ۲۶ مئی ۱۹۲۷ء)

۱۰......... ’’عرصہ تین چار ماہ سے میری طبیعت نہایت ضعیف ہو گئی ہے......... اگر ایک سطر بھی لکھوں یا فکر کروں تو خطرناک دوران سر شروع ہو جاتا ہے اور دل ڈوبنے لگتا ہے......... ایسا ہی میری بیوی بھی دائم المرض ہے۔ امراض رحم و جگر دامن گیر ہیں۔‘‘

(مندرجہ اخبار بدر قادیان ۲۱ مئی ۱۹۰۶ء‘ مرزا کی بیوی کو مراق تھا‘ منظور الٰہی ص ۲۴۴)

(الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات ۔ ! فقیر)

ناظرین جس شخص کی دماغی حالت یہ ہو اس سے احیاء العلوم یا حجتہ اللہ البالغہ کے پایہ کے کتاب کی توقع کرنا بے سود ہے۔ تاہم جو کچھ خدمات مرزا قادیانی نے انجام دیں وہ مختصر طور پر ذیل میں درج کی جاتی ہیں :

۱......... پہلا کارنامہ مرزا قادیانی کا یہ ہے کہ آپ نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کو ناقص قرار دے دیا۔ اب یہ کلمہ کسی کو مسلمان نہیں بنا سکتا جب تک آپ کی نبوت کا اقرار اس کے ساتھ نہ کیا جائے۔ آپ سے پہلے کسی مجدد نے اپنے وجود کو شرط اسلام قرار نہیں دیا لیکن آپ کا ارشاد یہ ہے :

"خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر وہ شخص جس کو میری عوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔" (تذکرہ ص ۶۰۷ طبع ۳)

نیز فرمایا مجھے الہام ہوا کہ :

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔"

(تذکرہ ص ۳۳۶ ط ۳' اشتہار معیار الاخیار مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۲۷' مجموعہ اشتہارات ص ۲۷۵ ج ۳)

۲............ مرزا قادیانی دوسرا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے جہاد کو منسوخ کر دیا۔ (حوالہ مذکور ہو چکا)

۳............ تیسرا کارنامہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اسلام کی تین عظیم الشان خوبیوں یعنی حریت' اخوت اور مساوات کو مٹا ڈالا۔ تفصیل اس کی یہ ہے :

الف............ مرزا قادیانی نے تمام عمر حریت کے خلاف جہاد کیا۔ ہزاروں اشتہار طبع کرائے۔ ممالک اسلامیہ میں بھیجے پچاس الماریاں کتابیں لکھ ڈالیں۔ مسلمانوں کو غلامی کے فوائد سے آگاہ کیا۔

ب............ مرزا قادیانی نے اپنے مریدوں کو حکم دیا کہ کسی مسلمان کے ساتھ نماز نہ پڑھو نہ کسی مسلمان کا جنازہ پڑھو نہ اپنی لڑکی دو نہ برادرانہ تعلقات رکھو۔

ج............ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم کر کے تمام انسانوں کو انسانوں کی اطاعت سے آزاد کر کے دنیا میں حقیقی مساوات قائم کر دی تھی لیکن مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کو اپنی اطاعت کے لئے مجبور کیا اور صفت مساوات کو زائل کر دیا۔

۴............ مرزا قادیانی چوتھا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے قادیان کو دارالامان قرار دے کر ایک عدد مینارۃ المسیح اور ایک عدد بہشتی مقبرہ وہاں تعمیر کرادیا تاکہ مینارہ پر جب بڑا لالٹین جلایا جائے تو تمام پنجاب کے مسلمانوں کے قلوب اس کی روشنی سے منور ہو جائیں اور بہشتی مقبرہ کی تعمیر نے مسلمانوں کی جملہ مشکلات حل کر دیں کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اس میں دفن ہو گا وہ بہشتی ہو گا۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ ۔ ص ۴۹۶ مرتبہ منظور الٰہی لاہوری)

۵............ پانچواں کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے مناظرہ میں دشنام طرازی کا پسندیدہ طریقہ ایجاد فرمایا جس کی بدولت فتنہ و فساد کا دروازہ کھل گیا۔

۶............ چھٹا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اسلام میں چند غیر اسلامی عقائد مثلاً حلول' بروز اور تناسخ داخل فرما دیئے۔

خطبہ الہامیہ ص ۱۸۰ خزائن ص ۲۷۰ ج ۱۶ پر مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ :

"ہمارے نبی کریم ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔"

یعنی جن کو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں وہ دراصل آنحضرت محمد ﷺ تھے جو مرزا قادیانی کی شکل میں ظاہر ہوئے۔ جل جلالہ

۷.......... ساتواں کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے غیر اسلامی اصطلاحات اور وہ باتیں جن کی قرآن مجید تردید کرتا ہے دوبارہ اسلام میں داخل کر دیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :"لم یلد ولم یولد ."

لیکن آپ کو الہام ہوتا ہے :"اسمع ولدی "اے میرے بیٹے سن۔ (البشریٰ ج اول ص ۴۹)

"انت منی وانا منک "(اے مرزا) تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔

(حقیقت الوحی ص ۷۴ خزائن ص ۷۷ ج ۲۲ تذکرہ ص ۴۲۲ ط ۳)

"انت من مآئنا وھم من فشل "اے مرزا تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ فشل (بزدلی) سے۔

(انجام آتھم ص ۵۵ خزائن ج ۱۱ ص ۵۵، ۵۶ تذکرہ ص ۲۰۴ طبع ۳)

"انت منی بمنزلۃ ولدی "اے مرزا تو ہمارے نزدیک مثل ہماری اولاد کے ہے۔

(حقیقت الوحی ص ۸۶ خزائن ص ۸۹ ج ۲۲ تذکرہ ص ۵۶۲ ط ۳)

۸.......... آٹھواں کارنامہ یہ ہے کہ غلط پیشگوئیاں کر کے آپ نے پیشگوئی کے معیار کو پست کر دیا اور لوگوں کا ایمان انبیائے سابق کی پیشگوئیوں کی صحت کے متعلق بھی متزلزل ہو گیا۔

۹.......... نواں کارنامہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کر کے وحدت ملی کو پارہ پارہ کر دیا بلکہ نبوت کو بازیچہ اطفال بنا دیا۔ چنانچہ اس وقت آپ کی امت میں چھ سات آدمی نبوت کے مدعی موجود ہیں جن پر بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہو رہی ہے۔

۱۰.......... دسواں کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے سب سے پہلے انعامی اشتہارات کی بدعت کو فروغ دیا۔ اس طرح مذہب کو تجارتی رنگ دے کر پروپیگنڈہ میں سہولتیں پیدا کر دیں۔

۱۱.......... گیارہواں کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے متضاد باتیں بیان کر کے مجددیت کو اس قدر سہل الحصول بنا دیا کہ اب ہر شخص اس مقام تک پہنچ سکتا ہے۔ تناقض کی دو مثالیں ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں :

الف.......... "میں جانتا ہوں کہ ہر وہ چیز جو مخالف ہے قرآن کے وہ کذب والحاد و زندقہ ہے۔ پھر میں کس طرح نبوت کا دعویٰ کروں جبکہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔" (حمامتہ البشریٰ ص ۷۹ خزائن ص ۲۹۷ ج ۷)

ب............ ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔“

(ارشاد مرزا قادیانی مندرجہ الحکم قادیان ۶ مارچ ۱۹۰۸ء بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء ملفوظات ج۱۰ ص ۱۲۷)

ج............ ”اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزوی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔“

(تریاق القلوب ص ۱۵۷ خزائن ص ۴۸۱ ج ۱۵)

د............ ”خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔“ پھر ریویو ص ۴۷۸ پر لکھا ہے کہ: ”مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۴۸ خزائن ص ۱۵۲ ج ۲۲)

۱۲............ بارھواں کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے بہت تلاش و تحقیق کے بعد مسیح ناصری کی قبر کا پتہ مسلمانوں کو بتایا جس سے ان کی ایمانی قوت میں بہت اضافہ ہوا۔

۱۳............ تیرھواں کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ مریم صدیقہ کی توہین کر کے عیسائیوں کو مجبور کیا کہ وہ مسلمانوں کے پیغمبر ﷺ اور ان کی ازواج مطہرات پر اعتراض کریں۔

الف............ ”مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت کے عین حمل میں کیوں کر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا............ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ کہ قابل اعتراض۔“

(کشتی نوح ص ۱۶ خزائن ص ۱۸ ج ۱۹)

ناظرین! ملاحظہ فرمایا کیسے طنز آمیز کنایات ہیں اور جو کچھ حمل کے متعلق لکھا ہے وہ خلاف نصوص قرآنیہ بھی تو ہے۔ قرآن مجید تو لکھتا ہے کہ مریم صدیقہ تھیں لیکن مرزا قادیانی کہتا ہے کہ انہیں یوسف نجار سے حمل ہو گیا تھا۔ اس لئے بزرگان قوم کے اصرار سے بوجہ حمل یوسف نجار سے نکاح کر لیا۔ اللہ اللہ کس قدر بے باکی ہے۔

ب............ ”ہاں! آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا اپنے نفس کو جذبات سے نہیں روک سکتے تھے مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔“ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵ خزائن حاشیہ ص ۲۸۹ ج ۱۱)

دنیا میں اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جاتا ہے جب مرزا غلام احمد قادیانی نے عیسائیوں کے پیشوا جناب یسوع

مسیح اور ان کی والدہ مریم بتول کی شان میں ایسی گستاخیاں کیں تو انہوں نے بھی آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخیاں کیں۔

۱۴......... چودھواں کارنامہ آپ کا یہ ہے کہ قادیان کو مکہ معظمہ کا ہمسر بنادیا:

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| زمین | قادیان | اب | محترم | ہے |
| ہجوم | خلق | سے | ارض | حرم | ہے |

(درثمین اردو ص ۵۲)

۱۵......... پندرھواں کارنامہ آپ کا یہ ہے کہ اپنی برأت کے لئے تمام انبیاء کو اپنی صف میں لا کر کھڑا کیا جب مسلمانوں نے آپ کے کسی فعل پر اعتراض کیا تو آپ نے ہمیشہ یہ کہہ کر مخالفین کا منہ بند کر دیا کہ یہ اعتراض تو انبیائے ماسبق پر بھی پڑتا ہے۔

”میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مخالف مشرق اور مغرب کے جمع ہو جائیں تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض میں گزشتہ نبیوں میں سے کوئی نبی شریک نہ ہو۔“

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷ خزائن ص ۵۷۵ ج ۲۲)

اب میں لاہوری دوستوں سے صرف ایک سوال کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ آج یہ لوگ ہمیں تلقین کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ محض مجددیت کا تھا اور ہم انہیں صرف مجدد تسلیم کرتے ہیں جن کے انکار سے کوئی شخص دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو سکتا لیکن آج سے ۲۲ سال پیشتر یہی لوگ مرزا قادیانی کو جو کچھ تسلیم کرتے تھے ذیل کے اقتباسات سے اس کا اندازہ ہو سکتا ہے:

الف......... ”ہم حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی و رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں......... ہمارا ایمان ہے کہ اب دنیا کی نجات حضرت نبی کریم ﷺ اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی۔“ (پیغام صلح ج اول نمبر ۴۳ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

ب......... ”ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اس زمانہ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے تھے اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ تعالیٰ نہیں چھوڑ سکتے۔“ (پیغام صلح لاہور ج اول نمبر ۲۵ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء)

کیا میرے لاہوری دوست مجھے اس حقیقت سے آگاہ کر سکتے ہیں کہ ۱۹۱۳ء اور ۱۹۳۵ء میں فرق کیوں ہے؟۔ ان کے عقائد میں یہ تبدیلی کیوں پیدا ہو گئی ہے؟۔ آج وہ اس شخص کو جو مرزا قادیانی کو رسول کہتا ہے کافر

بقیہ صفحہ 64 پر

آخری قسط

# حق نما

## رد قادیانی

### نتیجہ یا فیصلہ جلسہ ہذا

بلحاظ جملہ حالات مرزا قادیانی و حسب روئیداد مندرجہ بالا جملہ علمائے کرام و مشائخ عالی مقام و رؤسائے عظام و حاضرین جلسہ اہل اسلام کی اتفاق رائے سے یہ قرار پایا کہ :

۱........... مرزا غلام احمد قادیانی کو تحقیق حق منظور نہیں اور وہ خواہ مخواہ بزرگان دین و معززین اسلام کو اپنی شہرت کے واسطے مخاطب کر کے دیگر اشخاص کے مصارف سے اپنی شہرت و مشہوری کرانا چاہتا ہے اور یہی اس کا مقصود ہے۔

۲........... اس موقع پر اس نے حضرت پیر صاحب کو معہ دیگر علماء کے خود بخود دعوت مباحثہ دے کر تکلیف دی اور وقت پر مقابلہ میں آنے سے عمداً گریز کر کے اپنی لاف زنی سے ناحق صدہا بزرگان دین و معززین اہل اسلام کا وقت ضائع کیا بلکہ کئی ایک طرح سے ہرج و ہزاروں روپیہ کے مالی نقصان کا انہیں متحمل کیا۔

۳........... اس کے عقائد بالکل خلاف قرآن کریم و سنت رسول اللہ ﷺ و صحابہ کرامؓ کے ہیں۔

۴........... اس کے دعوے بالکل غلط و بے بنیاد اور لغو ہیں۔

۵........... وہ (یعنی مرزا قادیانی) آنحضرت ﷺ کا مخالف اور خود رسالت کا دعویدار ہے۔ وہ اپنے اشتہار معیار الاخیار میں یوں لکھتا ہے: ’’قل یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۷۰) ترجمہ: یعنی اے غلام احمد تو تمام لوگوں کو کہہ دے کہ میں تمہارے لئے رسول اللہ ہوں۔

۶........... وہ (یعنی مرزا قادیانی) قرآن مجید کی آیتوں کو اپنے پر نازل ہونا تحریر کرتا ہے (دیکھو ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۰۶، ۲۰۷) اور قادیان کو بیت اللہ سے نسبت دیتا ہے (دیکھو آئینہ کمالات اسلام ص۳۵۲، خزائن ج۵ ص ایضاً) اور مسجد قادیان کو مسجد اقصیٰ کہتا ہے (دیکھو خطبہ الہامیہ حاشیہ ص۲۱، خزائن ج۱۶ ص۲۱) اور معراج آنحضرت ﷺ سے منکر ہے۔ (دیکھو ازالہ اوہام حاشیہ ص۴۷، خزائن ج۳ ص۱۲۶)

۷........... وہ (یعنی مرزا قادیانی) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور روح القدس کی سخت توہین کر رہا ہے۔ (دیکھو ضمیمہ

انجام آتھم ص ۷ ‘خزائن ج ۱۱ص ۲۹۱)

۸......... وہ بزرگان دین ؎۱ کے حق میں بہت بے جااور ہتک آمیز تحریریں شائع کر کے مسلمانوں کی دل شکنی کرتا ہے۔(نیز دیکھو تذکرہ ص ۱۰۷ طبع سوم ‘اعجاز احمدی ص ۵۷ ‘خزائن ج ۱۹ص ۱۸۸)

۹......... وہ اپنے من گھڑت الہاموں سے اور فضول دعوؤں سے ناحق دنیا کو دھوکہ دے رہا ہے۔

۱۰......... اس کی اور اس کے حواریوں (یعنی قادیانی مسیحیوں) کی تحریریں سخت بدتہذیب اور ناجائز الفاظ سے لبریز ہوتی ہیں۔(دیکھو آریہ دھرم ص ۳۱ تا ۳۴ ‘خزائن ج ۱۰ص ۳۱ تا ۳۴)

۱۱......... اس کی عام اسلامی مخالفت اور خلاف دین عقائد کے باعث مرزا قادیانی کے لئے علماء ہندوستان وغیرہ کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔

پس بلحاظ وجوہات مذکورہ بالا جملہ حاضرین جلسہ کے اتفاق رائے سے یہ قرار پایا کہ یہ شخص (یعنی مرزا قادیانی) مخاطب ہونے کی حیثیت نہیں رکھتا اور شرمناک دروغ گوئی سے اپنی دکانداری چلانا چاہتا ہے۔اس نے ہمیشہ بے اصول بحث اور متناقض دعاوی سے چال بازی اور حیلہ گوئی کو اپنا شعار کر لیا ہے اور شرفا کی پگڑیاں اتارنے اور بازاری وعامیانہ حرکات سے اپنی روزی کمانے کا پاکھنڈ ابنا رکھا ہے اور مذہبی مباحثات میں جو آزادی ہماری گورنمنٹ نے دے رکھی ہے اس کو بے جا طور پر استعمال کر کے ہندوستان کے مختلف فرقوں میں فساد عناد بڑھانا چاہتا ہے۔اس لئے آئندہ کوئی اہل اسلام مرزا قادیانی یا اس کے حواریوں کی کسی تحریر کی پرواہ نہ کرے اور نہ ان سے مخاطب ہوں اور نہ انہیں کچھ جواب دیں کیونکہ اس کے عقائد وغیرہ بالکل خلاف اسلام ہیں جس قدر وقت نے گنجائش دی اور دستخط

---

؎۱ جیسا کہ اپنے قصیدوں میں حضرت امامنا وسادا تنا نور عینین مصطفےٰ وجگر گوشہ حضرت مرتضیٰ روحنا فداہم کی نسبت توہین صریح کی ہے جو آج تک کسی کافر اکفر کی زبان سے بھی نہ نکلا ہوگا قولہ وشتان مابيني وبين حسينكم (اعجاز احمدی ص ۶۹ ‘خزائن ج ۱۹ص ۱۸۱) حسینکم کے معنی پر اہل اسلام غور کریں کسی مسلمان کی زبان سے یہ لفظ نہیں نکل سکتا ہے۔البتہ کوئی یہودی یا متعصب نصرانی جس کو آنحضرت ﷺ سے عناد دلی ہو یہ لفظ نکال سکتا ہے۔فاني اثويد كل آن وانصر......... واما حسين فاذ سكروا دشت كربلا الىٰ هذه الايام تبكون فانظروا......... اقول ترجمہ : مجھ میں اور اپنے حسین میں فرق دیکھو کہ تم کو ہر وقت تائید اور نصرت ہے اور حسین کو یاد کرو مصائب کربلا جس کے لئے تم لوگ اب تک رو رہے ہو۔(اعجاز احمدی ص ۶۹ ‘خزائن ج ۱۹ص ۱۸۱)

کرانے والے کی واقفیت نے تقاضا رکھا مندرجہ ذیل علماء کرام ومشائخ عظام کے دستخط (بطور فتوئی یا سند میں روئداد ہذا کے) حاصل کر لئے گئے:

۱........ جناب ابو سعد حضرت خواجہ مولانا عبدالخالق صاحب سجادہ نشین جہاں خیلاں بن حضرت خواجہ قادر بخش صاحب شمس عرفانیؒ

۲........ جناب مولانا مولوی عبدالجبار صاحب بن محدث مولانا مولوی سید محمد عبداللہ صاحب غزنویؒ

۳........ جناب مولانا مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی

۴........ جناب صاحبزادہ مولانا سید عبدالقاہر صاحب سجادہ نشین باچہ خیلاں ضلع پشاور

۵........ جناب صاحبزادہ مولانا عبدالعزیز صاحب سجادہ نشین چاچڑ شریف ضلع شاہ پور

۶........ جناب مولانا مولوی عبدلاحد خان صاحب خان پوری

۷........ جناب حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی

۸........ جناب مولوی احمد الدین صاحب سکنہ بھوئی گارڈ ضلع راولپنڈی

۹........ جناب مولانا مولوی حافظ نور احمد صاحب ملتانی شیر دل مدرسہ انوار الرحمانی

۱۰........ جناب مولانا مولوی میر محمد عبداللہ صاحب پشاوری

۱۱........ جناب مولانا مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب باغیان پوری

۱۲........ جناب مولانا مولوی محمد یوسف صاحب سکنہ بھوئی گارڈ ضلع راولپنڈی

۱۳........ جناب مولانا مولوی عبدالحق صاحب محدث غزنوی

۱۴........ جناب مولانا مولوی محمد شریف سکنہ بھیکووال ضلع گجرات

۱۵........ جناب مولانا مولوی غلام مصطفیٰ صاحب ام اوایل پروفیسر عربی وفارسی گورنمنٹ کالج لاہور

۱۶........ جناب مولانا مولوی غلام احمد صاحب مدرسہ دارالعلوم انجمن نعمانیہ لاہور

۱۷........ جناب مولانا مولوی حافظ محمد غازی صاحب ضلع راولپنڈی

۱۸........ جناب مولانا مولوی ابوالفیض محمد حسن صاحب فیضی مدرس دارالعلوم نعمانیہ لاہور

۱۹........ جناب مولانا مولوی حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب سجادہ نشین نقشبندی

۲۰........ جناب مولوی صاحبزادہ محمد چراغ صاحب سجادہ نشین چکوری بھلوال گجرات

۲۱........ جناب مولانا مولوی غلام محمد صاحب بگوی نقشبندی امام مسجد جامع شاہی لاہور

۲۲.........جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری شیر پنجاب فاتح قادیان

۲۳.........جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب واعظ

۲۴.........جناب مولانا مولوی عبداللہ صاحب سجادہ نشین ساکن جلو ضلع ہزارہ

۲۵.........جناب مولانا مولوی محمد نورالحق صاحب ساکن ضلع پشاور

۲۶.........جناب مولانا مولوی محمد ذاکر صاحب بگوئی مدرس مدرسہ حمیدیہ انجمن حمایت اسلام لاہور

۲۷.........جناب مولانا مولوی حافظ احمد الدین صاحب ولد مولوی سعید الدین صاحب

۲۸.........جناب مولانا مولوی محمد یار صاحب امام مسجد طلائی لاہور

۲۹.........جناب مولانا مولوی ابو محمد احمد صاحب لاہوری

۳۰.........جناب مولانا مولوی محکم الدین صاحب لاہوری

۳۱.........جناب مولانا مولوی محمود الدین صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ ڈیرہ غازی خان

۳۲.........جناب مولانا مولوی احمد الدین صاحب ضلع جہلم

۳۳.........جناب مولانا مولوی حافظ سراج الدین صاحب ساکن گولڑہ شریف

۳۴.........جناب مولانا مولوی حافظ احمد علی صاحب بٹالوی

۳۵.........جناب مولانا مولوی نور احمد صاحب پسروری

۳۶.........جناب مولانا مولوی حافظ جمال الدین صاحب لاہوری

۳۷.........جناب مولانا مولوی حافظ محمد حسین صاحب امام مسجد چینیاں لاہور

۳۸.........جناب مولانا مولوی نواز احمد صاحب ضلع فیروزپور

۳۹.........جناب مولانا مولوی احمد علی صاحب سیالکوٹی

۴۰.........جناب مولانا مولوی خلیفہ عبدالرحیم صاحب واعظ انجمن حمایت اسلام لاہور

۴۱.........جناب مولانا مولوی عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ دارالعلوم نعمانیہ لاہور

۴۲.........جناب مولانا مولوی شہاب الدین صاحب مرالہ والہ

۴۳.........جناب مولانا مولوی محمد عبدالکریم صاحب مدرس مدرسہ اسلامی کالرا

۴۴.........جناب مولانا مولوی محمد فضل حق صاحب ضلع پشاور

۴۵.........جناب مولانا مولوی حضرتا خلیفہ شاہ عزیز الدین صاحب پشاوری

۴۶........جناب مولانا مولوی عبداللطیف صاحب پچھی علاقہ افغانستان

۴۷........جناب مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب جائنٹ سیکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور

۴۸........جناب مولانا مولوی نورالدین صاحب امرتسری

۴۹........جناب مولانا مولوی علی محمد صاحب ناظم التعلیم انجمن حمایت الاسلام لاہور

۵۰........جناب مولانا مولوی شفیق الرحمٰن صاحب لاہوری

۵۱........جناب مولانا مولوی سید حسن صاحب مدرس مدرسہ اسلامی راولپنڈی

۵۲........جناب مولانا مولوی غلام ربانی صاحب ساکن بہولی

۵۳........جناب مولانا مولوی سید لعل صاحب صوفی ضلع ہزارہ

۵۴........جناب مولانا مولوی فتح علی صاحب ریاست جموں

۵۵........جناب مولانا مولوی امیر حمزہ صاحب ساکن بہولی ضلع راولپنڈی

۵۶........جناب مولانا مولوی جمال دین صاحب راولپنڈی

۵۷........جناب مولانا مولوی ولی احمد صاحب ضلع ہزارہ

۵۸........جناب مولانا مولوی احمد الدین صاحب ساکن جواہر تحصیل چکوال

۵۹........جناب مولانا مولوی احمد علی صاحب واعظ دہلوی وغیرہ وغیرہ۔

**تنبیہ**: مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے حواریوں کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ خواہ مخواہ گھر بیٹھے بیٹھے بزرگان دین ومعززین اسلام کے نام نامی اپنی تحریروں میں شائع کر کے انہیں مخاطب کرنے سے باز رہیں کیونکہ ایسی تحریروں سے بجز عامہ خلائق میں بدامنی پھیلنے کے اور کچھ حاصل نہیں۔ ہم ان فضول اور لچر تحریروں کے جواب دینے سے حسب ہدایت جلسہ اہل اسلام لاہور مجبور ہیں اور انہیں اب اختیار ہے کہ وہ ناحق بے گناہ کاغذوں کو اپنے نامہ اعمال کی طرح سیاہ کر کے جس قدر چاہیں زمانہ میں رسوائی اور ذلت حاصل کریں۔

بعد اختتام جلسہ دفتر دارالعلوم نعمانیہ مسجد شاہی لاہور میں صاحبان ذیل کی رائے سے یہ تجویز ہوا کہ: جلسہ ہذا کی تمام کاروائی طبع کرا کے عموماً پبلک ا۔(حاشیہ اگلے صفحہ پر ہے) اور خصوصاً اہل اسلام کی اطلاع کے لئے شائع کر دیا جائے۔ چنانچہ بوجہ طوالت سب بزرگان کا نام نامی تو درج کرنے سے متعذر رہا صرف ۲۱ حضرت معززین وسربر آوردہ رؤسائے عظام حاضرین جلسہ کے نام حسب ذیل درج کئے جاتے ہیں جو جملہ تعداد ان بزرگان دین وعلمائے کرام ومشائخ عظام سابقاً نام بنام ۵۹ صفحہ گذشتہ میں درج ہو چکے ہیں اور اب یہ ۲۱ رؤسائے

اولوالعزم کا نام شامل کرنے سے پورے ۸۰ حضرات کا نام زیب روئیداد ہوتا ہے۔ جس میں علمائے کرام نمبر ۲ و نمبر ۳ صفحہ ۲ روئیداد ہذا خود مرزا خاموش (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کے تجویز کردہ حکم عمدہ تعالیٰ شانہ موجود ہیں۔اب مرزا قادیانی کے فراروزی اور بزدلانہ کمزوری کا فیصلہ اس روئیداد سے بڑھ کر بر ادران اسلام کو خصوصاً اور پبلک کو عموماً نہیں مل سکتا اور نہ ایسی معتبر شہادت مرزا قادیانی کی سفیہانہ ذلت اور رسوائی پر مفت ہاتھ آسکتی ہے۔

۱............ عالیجناب لفٹیننٹ کرنل راجہ محمد عطاء اللہ خان صاحب بہادر سابق سفیر کابل و حال آنریری مجسٹریٹ اول رئیس اعظم وزیر آباد و پریذیڈنٹ انجمن نعمانیہ لاہور۔

۲............ جناب چوہدری محمد سلطان خان صاحب (بیرسٹرایٹ لا) میر منشی کابل

۳............ جناب مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول لاہور

۴............ جناب سید میر احمد شاہ صاحب نقشبندی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب راولپنڈی

۵............ جناب منشی محرم علی صاحب چشتی مالک رفیق ہند لاہور

۶............ جناب میاں سراج الدین صاحب جنرل بک مرچنٹ ورئیس لاہور

۷............ جناب ڈاکٹر حکیم غلام نبی صاحب سابق میونسپل کمشنر لاہور

۸............ جناب خلیفہ عماد الدین صاحب انسپکٹر مدارس

۹............ جناب میاں تاج الدین صاحب کوٹھی دار رئیس لاہور

۱۰............ جناب منشی شمس الدین صاحب سابق مالک و مہتمم مطبع شمس الہند لاہور

۱۱............ جناب حکیم سلطان محمود صاحب راولپنڈی

۱۲............ جناب ابوالفیض محمد حسن صاحب فیضی (علماء کی فہرست میں ان کا نام درج ہے)

۱۳............ جناب خواجہ کریم بخش صاحب سیٹھی و رئیس اعظم پشاور

---

۱؎ اس غرض سے کہ عموماً پبلک مرزائی دجل اور بدعہدی اور فریبانہ چال سے واقف ہو جائے اور خود مرزائیوں کو بھی ان کے امام و مسیح قادیانی کی کامیابی اور کرشمی معلوم ہو جائیں کہ اس قسم کا جھوٹا مسیح اگر دنیا میں مان لیا جائے تو اس کے پیروی کرنے والے کو راستی اور صداقت سے کس قدر بعد ہو جائے گا۔ فافہموا و تدبروا...... :

گر اس میں مکتب ہمیں مرزا

کار طفلاں خراب خواہد شاہد

۱۴............جناب سردار بہادر سید امیر علی شاہ ا؂ رسالہ دار میجر (آف مرٹ دربار لاٹ صاحب)

۱۵............جناب مولوی تاج الدین احمد صاحب مختار چیف کورٹ پنجاب و سیکرٹری انجمن نعمانیہ لاہور

۱۶............جناب مولوی تواب الدین صاحب مختار کار سردار غلام محمد خان رئیس اعظم ضلع ہزارہ

۱۷............جناب حافظ چراغ الدین صاحب سوداگر خازن انجمن نعمانیہ لاہور

۱۸............جناب میاں الطاف حسین صاحب رئیس لاہور

۱۹............جناب محمد ابراہیم صاحب قزلباش رئیس لاہور

۲۰............جناب مولوی محبوب عالم صاحب ساکن گولڑہ شریف

۲۱............جناب حاجی لالہ عبدالکریم صاحب سوداگر پشاوری۔ وغیرہ وغیرہ

ان رؤسائے عظام کے علاوہ تمام حاضرین جلسہ جن کی تعداد ۸ ہزار سے کم نہیں اور دس ہزار سے زائد نہ ہوگی کل اشخاص ان تجویز میں شریک رائے اور مرزا قادیانی کے بزدلانہ فرار ورزی اور شرمناک ذلت ورسوائی کے شاہد ہیں اور میں حلفاً یقین دلاتا ہوں اور باور کراتا ہوں کہ روئداد کا ایک حرف بھی راستی اور صداقت سے باہر نہیں ہے اور نہ مرزا قادیانی کی طرح کوئی جھوٹ کی اس میں آمیزش ہے بلکہ نہایت احتیاط سے مبالغہ آمیز تحریر سے بھی پاک وصاف ہے۔ وکفیٰ باللہ شہیدا۰!

## التماس

## بخدمت جمیع صاحبان دیگر مذاہب خصوصاً آریہ سماج

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد وغیرہ بالکل خلاف اسلام ہیں۔ اس لئے آپ صاحبان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آئندہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کسی تحریر یا تقریر یا الہام وغیرہ کو یا اس کی بدزبانی کو مد نظر رکھ کر اہل اسلام کو مخاطب نہ فرمائیں۔ بلکہ مرزائی جماعت کو مخاطب کریں کیونکہ مرزا قادیانی مذکور جیسا اہل اسلام کا مخالف ہے دیگر مذاہب کا مخالف نہیں ہے۔ اس لئے اس کے کسی جملہ سے آپ مسلمانوں پر کوئی اعتراض نہ فرمائیں بلکہ اسی کو اپنا نشانہ بنائیں۔

---

ا؂ یہی بزرگ ہیں جن سے مرزا قادیانی نے پانچ سو روپیہ کی تھیلی لی۔ یہ الہام سنا کر کہ برس روز کے اندر لڑکا ہوگا اور زبردستی تاریخ الہام کی لکھوائی مگر آج تک الہام پورا نہ ہوا۔ (دیکھئے رسالہ مسیح کاذب مطبوعہ دہلی)

# صاحبان ایڈیٹران اخبارات ورسالہ جات

جن کی خدمت میں یہ روئیداد پہنچے وہ ضرور اسے اپنے قیمتی پرچوں میں جگہ دے کر ہم خادمان اسلام کو مشکور فرمائیں۔ نیز شائقین سے بھی امید ہے کہ وہ بعد ملاحظہ خود اس روئداد کے مشتہر کرنے میں حتی الوسیع دریغ نہ فرمائیں گے بلکہ ضروریات دین سمجھ کر اس کی اشاعت اور شہرت میں عملاً حصہ لے کر شریک حسنات ہوں۔ حضرت سیدنا ونبینا محمد مصطفیٰ وحضرت شیر خدا علی المرتضیٰ وحضرات امامین الہمامین سیدنا الحسن والحسین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی روح پر فتوح کو خوشنود فرمائیں۔ المشتہر!

۱.........ابو سعد محمد عبدالخالق سجادہ نشین خیلاں بن خواجہ خواجگان حضرت خواجہ قادر بخش صاحب

۲.........سردار بہادر سید امیر علی شاہ رسالہ میجر آڈر آف مرٹ درباری لاٹ صاحب بہادر

۳.........سید امیر احمد شاہ نقشبند پلیڈر چیف کورٹ پنجاب

۴.........مفتی حکیم سلیم اللہ محافظ دفتر فنانشل کمشنر بہادر پنجاب

۵.........حاجی عبدالصمد میونسپل کمشنر لاہور

۶.........مولوی عبدالعزیز مصحح دفتر رجسٹرار سررشتہ تعلیم گورنمنٹ پنجاب وایڈیٹر رسالہ انجمن حمایت اسلام لاہور

۷.........حافظ محمد الدین تاجر کتب مالک ومہتمم کارخانہ مصطفائی پریس لاہور

## ضروری گذارش

حق پسند حضرات نے روئداد ملاحظہ کر کے مرزا قادیانی کے دعوؤں کی حالت اجمالی طور پر معلوم کی ہو گی میں نہایت سچائی اور مسلمانوں کی خیر خواہی سے کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی کے تمام دعوؤں کی یہی حالت ہے جس بات کا دعویٰ ان کے خیال میں آگیا اسے بڑے زور سے کرتے ہیں اور اس کے ساتھ لاجوابی کا دعویٰ بھی نہایت ہی زور وشور سے کر بیٹھتے ہیں کہ ضعیف القلب حضرات تو خواہ مخواہ کم وبیش خوف زدہ ہو جاتے ہیں اور قوی القلب اور متین بزرگ بیہودہ سمجھ کر خاموش رہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے دعوے جو بڑے زور وشور سے ہوتے ہیں اس کی کئی وجہ معلوم ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ جو بات نہایت زور کے دعوے کے ساتھ باربار کی جائے گو کیسی ہی ہو مگر بہت دلوں میں کم وبیش اس کا اثر ہوتا ہے۔ تحقیقات جدیدہ نے اس کو ثابت کر دیا ہے۔ دوسری یہ کہ انہیں علمائے اہل اسلام اور حضرات صوفیائے کرام کے مزاج کی حالت معلوم ہے کہ ایسے شخص سے وہ خطاب کرنا پسند نہیں کرتے جیسے مرزا قادیانی سخت گو اور نہایت بے باک ہیں جنہیں خدا اور رسول اور کتاب اللہ پر صریح جھوٹ باندھنے میں تامل نہیں

بقیہ صفحہ :30 پر

# جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

## مرکزی مبلغین کی سہ ماہی میٹنگ کے فیصلے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کی سہ ماہی میٹنگ گزشتہ ماہ (ربیع الثانی) کی یکم دو اور تین کو دفتر مرکزیہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں ملک بھر سے آئے ہوئے تمام مبلغین شریک ہوئے۔ اجلاس میں ووٹر فارم میں حلفیہ بیان کے دوبارہ اندراج کے فیصلے پر اظہار اطمینان کیا گیا۔ نیز طے ہوا کہ تمام مبلغین اپنے اپنے حلقوں میں جاکر الیکشن اتھارٹی کو قادیانیوں کے ووٹ جنرل لسٹوں سے خارج کرنے کی درخواستیں دیں۔ چنانچہ بعد میں ملک بھر سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مجلس کے مبلغین 'کارکنوں' عہدیداروں اور دیگر دینی جماعتوں کے ساتھ ملک کر قادیانیوں کو ووٹ کینسل کرنے کی درخواستیں دیں جس کے حوصلہ افزا نتائج سامنے آئے۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ ستمبر کے پہلے عشرہ کو عشرہ ختم نبوت کے طور پر منایا جائے۔ بالخصوص سات ستمبر کو ملک بھر میں جلسے' سیمینار اور کنونشن منعقد کئے جائیں اور سات ستمبر 1974ء کے فیصلہ کو اجاگر کیا جائے۔ اس کے تقاضے پورے کرنے کے مطالبات کئے جائیں۔ نیز طے ہوا کہ یوں تو سات ستمبر کو ملک بھر کانفرنسیں' سیمینار اور جلسے منعقد کئے جائیں گے لیکن مرکزی پروگرام لاہور پشاور میں ہوں گے۔ جن کی صدارت قائد تحریک ختم نبوت خواجہ خواجگان حضرت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم فرمائیں گے۔ چنانچہ دونوں جماعتوں کو کانفرنسوں کے انتظامات کرنے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ فیصلہ کے مطابق 31 اگست کو رحیم یار خان' یکم ستمبر کو بہاول پور' دو ستمبر کو بہاول نگر' تین ستمبر کو ساہیوال' چار ستمبر کو اوکاڑہ' پانچ ستمبر کو قصور' چھ ستمبر کوہاٹ' سات ستمبر کو لاہور اور پشاور' آٹھ ستمبر کو گوجرانوالہ' نو ستمبر کو سیالکوٹ' دس ستمبر کو گجرات میں کانفرنسیں ہوں گی۔ سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر 19/20 ستمبر کو ہوگی۔ سالانہ کانفرنس کے لئے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ سالانہ رد قادیانیت وعیسائیت کورس حسب سابق وفاق المدارس العربیہ کے امتحانات ختم ہونے کے بعد دوسرے روز شروع ہوگا۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ سالانہ عالمی تحفظ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم چار اگست کو جامع مسجد برمنگھم میں ہوگی۔

کانفرنس میں حضرت امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ' حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اور حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب تشریف لے جائیں گے۔

## برمنگھم کانفرنس کے لئے وفد کی روانگی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ' حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی پر مشتمل ایک سہ رکنی وفد ختم نبوت کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں برطانیہ روانہ ہو گیا ہے۔ جبکہ دوسرا وفد قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت میں 14 جولائی کو روانہ ہو گیا۔ مرکزی رہنماؤں کا یہ وفد برطانیہ کے تمام بڑے شہروں میں اجتماعات سے خطاب کرے گا اور کانفرنس میں شرکت کے لئے احباب کو تیار کرے گا۔

## ختم نبوت کانفرنس لیہ

چک نمبر 172 ٹی ڈی اے پیر جگی کی جامع مسجد میں تاج دار ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت علاقہ کے مشہور دینی وسیاسی شخصیت پیر اقبال احمد بخاری نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب تھے۔ کانفرنس سے مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا امام الدین قریشی' لیہ مجلس کے مبلغ حضرت مولانا عبدالستار حیدری' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے امیر حضرت مولانا محمد حسین صاحب' حضرت مولانا عبدالشکور ناظم مجلس' حضرت مولانا غلام اکبر کوٹ سلطان' قاری عبدالغفور' صوفی غلام محمد' صوفی منظور احمد' اور حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ قادیانی اپنے پراپیگنڈے اور افسران کی بے جا حمایت کی وجہ سے دوبارہ سر اٹھا رہے ہیں۔ ہم قادیانیت کے دجل وفریب کا پردہ چاک کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ کانفرنس ماشاءاللہ! انتہائی کامیاب رہی۔

## چناب نگر میں سیرت النبی کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے زیر اہتمام گزشتہ ماہ سیرت النبی کانفرنس منعقد ہوئی کانفرنس سے علماء کرام نے سیرت طیبہ کے موضوع پر خطاب کیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا' مناظر ختم نبوت حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی' حضرت مولانا غلام مصطفیٰ' حضرت مولانا

محبوب الحسن، حضرت مولانا خان عابد حسین، قاری محمد افضل اور حافظ محمد یوسف نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں علاقے کے مسلمانوں نے جوش وخروش سے شرکت کی۔

## مظفر گڑھ میں سہ ماہی اجلاس

مرکزی جامع مسجد عمر فاروق بازار مظفر گڑھ میں زیر صدارت حضرت مولانا خلیل احمد شاہ صاحب بعد از نماز جمعہ سہ ماہی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مظفر گڑھ شہر کی کئی اہم شخصیات نے شرکت کی۔ حضرت مولانا امام الدین قریشی نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان کیا۔ آخر میں جناب ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب کی صحت یابی اور استقامت کے لئے دعا کی گئی۔

## چناب نگر میں باپ بیٹا قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گئے

چناب نگر کی مرکزی جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی میں جمعۃ المبارک کے موقع پر قادیانی باپ بیٹے نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ اس موقع پر باپ مہر خان اور منظور احمد نے جمعۃ المبارک کے اجتماع میں مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجی اور حضور خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت پر سچے دل سے ایمان لانے کا اقرار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیت جھوٹ دجل اور دھوکے کا نام ہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے ان کو مبارک دی اس موقع پر حضرت مولانا اللہ وسایا اور حضرت مولانا غلام مصطفیٰ بھی موجود تھے۔ اس بات سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ مسلمان ان نو مسلموں کو گلے لگا کر ملتے رہے اور مبارکباد دیتے رہے۔ ناظم اعلیٰ نے انہیں خصوصی دعاؤں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور باقی قادیانیوں کو بھی اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔

---

## بقیہ شناخت مجدد

قرار دیتے ہیں لیکن ۱۹۱۴ء میں مرزا قادیانی کی رسالت کا اعلان ہی معیار ایمان تھا؟۔ آخر یہ حیرت انگیز انقلاب کیونکر پیدا ہو گیا۔ آخر میں اس حقیقت کا اظہار کرنا ضروری ہے کہ میں نے اس مضمون میں کوئی بات اپنی طرف سے نہیں لکھی ہے سب کچھ مرزا قادیانی اور ان کے متبعین کے بیانات اور اعلانات پر مبنی ہے۔ میں نے اپنی طرف سے نہ کوئی بات زیادہ کی ہے نہ کم۔ صرف وہ نتائج جو ان تحریروں سے برآمد ہوتے ہیں ہدیہ ناظرین کر دیئے ہیں۔ میرا مقصد اس مضمون سے کسی کی دل آزاری نہیں ہے بلکہ صرف مسلمان بھائیوں کو حقیقت حال سے آگاہ کرنا ہے۔

# مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

ردِّ قادیانیت — رعایتی نرخ

- **قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ** — پروفیسر محمد الیاس برنیؒ — قیمت: -/150
- **مقدمہ قادیانی مذہب** — پروفیسر محمد الیاس برنیؒ — قیمت: -/75
- **خاتم النبیین** — حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ، ترجمہ: مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — قیمت: -/75
- **رئیس قادیان** — مولانا محمد رفیق دلاوریؒ — قیمت: -/100
- **تحفہ قادیانیت** جلد اول — مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — قیمت: -/150
- **تحفہ قادیانیت** جلد دوم — مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — قیمت: -/150
- **تحفہ قادیانیت** جلد سوم — مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — قیمت: -/150
- **تحفہ قادیانیت** جلد چہارم — مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — قیمت: -/150
- **احتساب قادیانیت** جلد اول — مولانا لال حسین اخترؒ — قیمت: -/100
- **احتساب قادیانیت** جلد دوم — مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ — قیمت: -/150
- **احتساب قادیانیت** جلد سوم — مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ — قیمت: -/150
- **احتساب قادیانیت** جلد چہارم — حضرت کشمیریؒ، حضرت تھانویؒ، حضرت عثمانیؒ، حضرت میرٹھیؒ — قیمت: -/150
- **احتساب قادیانیت** جلد پنجم — مولانا سید محمد علی مونگیریؒ — قیمت: -/100
- **احتساب قادیانیت** جلد ششم — قاضی سلیمان منصورپوریؒ، پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ — قیمت: -/100
- **قومی تاریخی دستاویز** — مولانا اللہ وسایا — قیمت: -/100
- **رفع نزول عیسیٰ علیہ السلام** — مولانا عبداللطیف مسعود — قیمت: -/100
- **تحریف بائبل بزبان بائبل** — مولانا عبداللطیف مسعود — قیمت: -/75
- **سوانح مولانا تاج محمودؒ** — صاحبزادہ طارق محمود — قیمت: -/80
- **قلمی جہاد کی سرگزشت** — مولانا اللہ وسایا — قیمت: -/70
- **تحفہ قادیانیت** (انگلش) — مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — قیمت: -/100

**نوٹ:** تحفہ مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/400، احتساب قادیانیت مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/600


رابطے: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122، 542277

خوشخبری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# احتساب قادیانیت جلد ہفتم

## مجموعہ رسائل ردّ قادیانیت' حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ

| | |
|---|---|
| ۱... مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت | ۲... مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت وافضلیت |
| ۳... عبرت خیز | ۴... فیصلہ آسمانی (حصہ اوّل) |
| ۵... تمہ فیصلہ آسمانی (حصہ اوّل) | ۶... فیصلہ آسمانی (حصہ دوم) |
| ۷... فیصلہ آسمانی (حصہ سوم) | ۸... دوسری شہادت آسمانی (اوّل' دوم) |
| ۹... تنزیہہ ربانی از تلویث قادیانی | ۱۰... معیار صداقت |
| ۱۱... حقیقت المسیح | ۱۲... معیار المسیح |
| ۱۳... ہدیہ عثمانیہ وصحیفہ انواریہ | ۱۴... حقیقت رسائل اعجازیہ مرزائیہ |

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ کے کل چودہ رسائل وکتب ردّ قادیانیت پر ہمارے علم میں ہیں۔ان میں سے پہلے تین صحائف رحمانیہ پر مشتمل احتساب قادیانیت جلد پنجم میں شائع ہو گئے ہیں۔ فلحمد للہ! باقی گیارہ کا مجموعہ احتساب قادیانیت جلد ہفتم ہو گی۔ آپ کا ایک رسالہ شہادت آسمانی حصہ اوّل بھی ہے۔ جسے خود مصنف مرحوم نے دوسری شہادت آسمانی میں مکمل سمو دیا تھا۔ حصہ اوّل مکمل دوسرے حصہ میں بھی موقع بہ موقع شامل ہے۔اس لئے دوسری شہادت آسمانی کے ہوتے ہوئے حصہ اوّل تکرار کے باعث اس فہرست سے خارج کر دیا ہے۔ان رسائل پر کام شروع ہے۔ رفقاء اور دیگر جماعتی حضرات دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت آسانی پیدا فرمائیں۔آمین! بحرمۃ النبی الکریمؐ!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون' 514122

ستائیسواں (badge) — سالانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

# ختم نبوت کانفرنس

بمقام جامع مسجد برمنگھم
180 بیلگریو روڈ برمنگھم

صبح 9 بجے
تا
شام 7 بجے

مورخہ 4 اگست
2002ء بروز اتوار

زیر سرپرستی!

## حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

### کانفرنس کے عنوانات

مسئلہ ختم نبوت ☆ حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام ☆ مسئلہ جہاد ☆ قادیانیت کے عقائد و عزائم ☆ مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی ☆ کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 '9 ایچ زیڈ یو کے

فون نمبر: 0207 - 737 - 8199